اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

مشکوۃ

MONTHLY MISHKAT

MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA
BHARAT

اس شمارہ میں خاص

- حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی کلام کے محاسن، عظمت اور خصوصیات
- خلافت خامسہ میں قبول احمدیت کے واقعات

جلد 8 جولائی 2024 - وفا 1403 - ذی الحجہ 1445/ محرم 1446 شمارہ 7

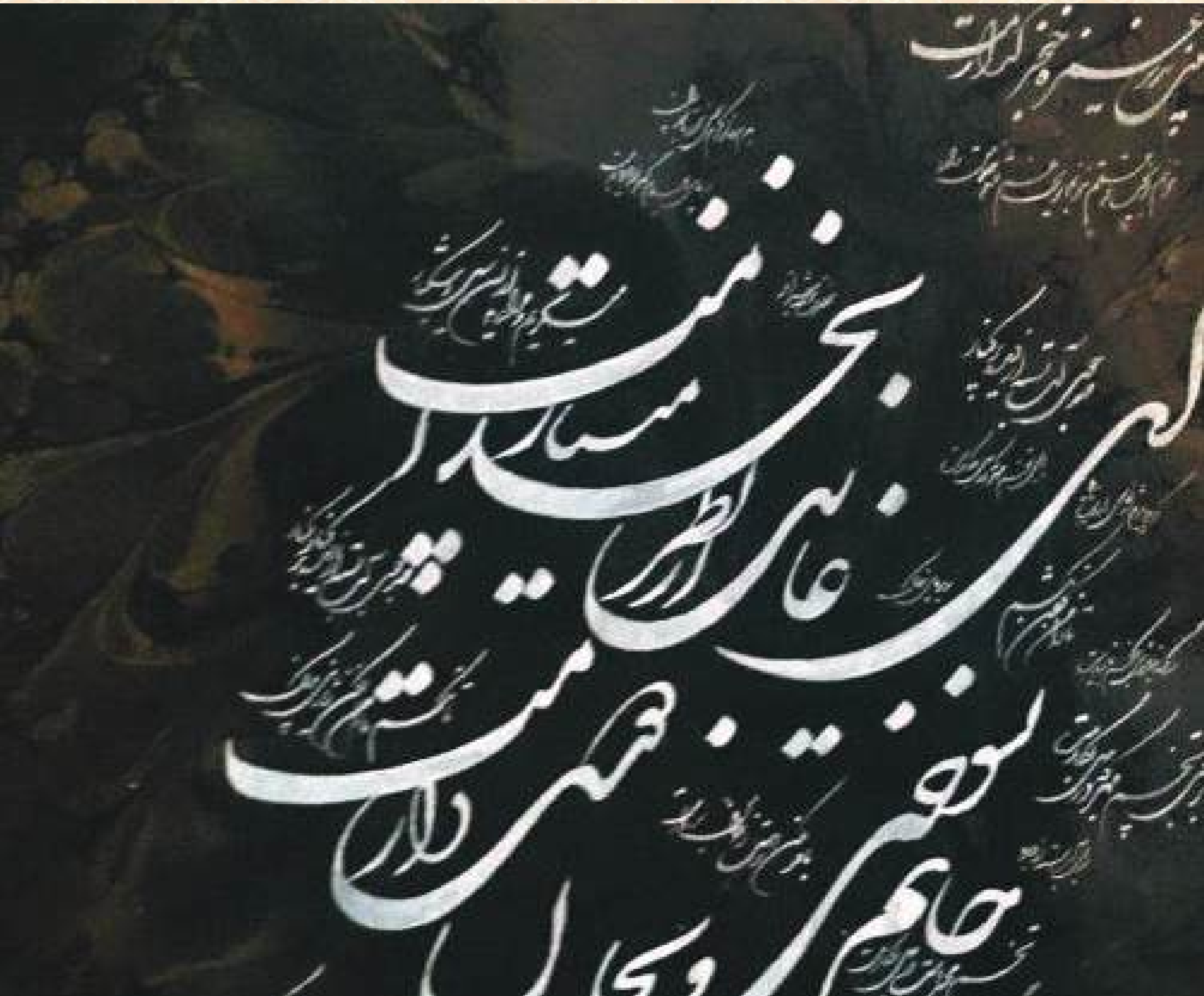

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر کرناٹک

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ساندھن

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع بنگلور کرناٹک

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع سکندر آباد و جگد گری گٹا

طبی کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کشمیر

میٹنگ کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کوریل کشمیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

اللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مشکوٰۃ

MONTHLY MISHKAT

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہوسکتی“
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: شمیم احمد غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
اطہر احمد شمیم، ریحان احمد شیخ
سید سعید الدین، سلیق احمد نائک

مینیجر
سید عبدالہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، حافظ نعیم احمد پاشا
مرشد احمد ڈار، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

فہرست مضامین

اداریہ 2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز 3
خطبہ عید الفطر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22 اپریل 2023 4
حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی کلام کے محاسن، عظمت اور خصوصیات 11
خلافت خامسہ میں قبولیت احمدیت کے واقعات (قسط 3) 15
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 50) 22
اذکروا محاسن موتکم 27
فتاویٰ مصلح موعودؓ 28
Diary Dose 29
بزم اطفال / سائینس کی دنیا 34
Health & Fitness / گوشۂ ادب 37
سائنس کی دنیا 36
Address by Worldwide Head of the Ahmadiyya Muslim Community at IAAAE European Symposium 2023 on Saturday 10th June 2023 40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

عاشقِ احمدؐ و محبوب خدا ہو جاؤ

جماعت احمدیہ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے افراد حب رسول ﷺ کی صف اول میں نظر آتے ہیں۔ ہم حضرت عیسیٰؑ کو اس لئے بھی آسمان پر زندہ نہیں سمجھتے کیونکہ یہ غیرت اور محبت رسول کے منافی ہے۔ کیونکہ کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ کو آسمان پر چڑھنے اور کتاب لانے کو کو کہا تھا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ بشر رسول کا اسطرح آسمان پر چڑھنا ممتنع اور محال ہے۔ تو اگر خیرالوریٰ ﷺ آسمان پر نہیں جاسکے تو حضرت عیسیٰؑ کس طرح جاسکتے ہیں۔ احباب جماعت کے اندر عشق رسول کی یہ شمع حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرزاں کی ہے۔ جو خود عشق رسول کے میدان کے شہسوار ہیں۔ آپؑ کے عشق رسول کی داستاں آپؑ کی سیرت کا ایک درخشندہ باب ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024 کے اختتامی خطاب میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کے عشق رسول کے حوالے سے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ خلاصۃً چند باتیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔ حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

”حضرت مسیح موعودؑ کے آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ یہ سب باتیں حضورؑ نے اپنی مجالس میں بیان فرمائی ہیں۔ یہ تفاصیل اس قدر ہیں کہ جن کا ایک مجلس میں احاطہ ممکن نہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارے مخالفین بھی اس کو غور سے سنیں اور اس پر غور کریں۔ مخالفین احمدیت حضورؑ کے دعوے کے آغاز سے ہی یہ الزام لگاتے آرہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؑ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کر کے آنحضور ﷺ کی توہین کی ہے۔ آج تک جماعت کی مخالفت اسی بات کا بہانہ بنا کر کی جاتی ہے۔ یہ سارا فتنہ نام نہاد علماء کا برپا کیا ہوا ہے اور عوام الناس ان مولویوں کی باتوں کا شکار ہیں۔

حضورؑ کا دعویٰ ہی یہی ہے کہ مَیں نے جو کچھ بھی پایا ہے وہ محمد ﷺ کے وسیلے سے پایا ہے۔

حضورؑ نے تو واضح فرمایا ہے کہ مَیں محمد ﷺ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔ آپؑ کی ابتدائی کتب سے لے کے آخری کتب اور مجالس تک سوائے عشقِ محمد ﷺ کے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ حضورؑ کی کتابوں میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی افضلیت اور بلند ترین مقام کا دلفریب ذکر پایا جاتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کی دس روزہ پیروی سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے دس ہزار برس کے مجاہدے سے بھی ممکن نہیں۔

آپؐ اللہ تعالیٰ کی وہ عظمت قائم کرنے والے ہیں جس کا کوئی مقابلہ ممکن ہی نہیں۔ فرمایا کہ

تمام انبیاء مسِ شیطان سے پاک ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی ﷺ مسِ شیطان سے پاک ہیں۔

آپؑ نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ اب شفیع صرف اور صرف محمد ﷺ کی ذات ہے۔ آپؐ کو ہی یہ حق دیا گیا ہے کہ شفاعت کریں۔ آپؑ اس بات کا اعلان فرماتے ہیں کہ

ہمارے نبی ﷺ معصوم اور خاتم الانبیاء تھے اور اس مقام تک اور کوئی نہیں۔

حضورؑ نے آنحضرت ﷺ کے نور اور جلال کے مقام کو ثابت فرمایا۔ حضورؑ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ ختمِ نبوت کا انکار کفر ہے۔ آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو خاص طور پر آنحضرت ﷺ پر دُرود بھیجنے کی تلقین فرمائی۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات اور ارشادات پیش کروں گا۔ حضورؑ اپنے فارسی شعر میں فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی: خدا کے بعد مَیں محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم مَیں سب سے بڑا کافر ہوں۔

یہ آپؑ کے عشق کی کیفیت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ۔

یہ عجیب ظلم ہے کہ نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کی علامات آنحضرت ﷺ کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جسے دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس نبی کے ذریعے سے دیکھ لیا۔

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِيۡعَ الۡفَاحِشَةُ فِى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ فِى الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ وَ اللّٰهُ يَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ (النور:20)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں جو ایمان لائے بے حیائی پھیل جائے اُن کے لئے دردناک عذاب ہوگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۵۷﴾ (الاحزاب:57)

ترجمہ: یعنی اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے رہا کرو اور اس کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت کعبؓ بن عجرہؓ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے (مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے)۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3370)

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

”آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں......اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔“

(مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 25-24 پرانا ایڈیشن)

امام وقت کی آواز

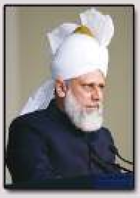

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”...پس دشمن ہمیں جو چاہے کہتا رہے۔ ہم پر جو بھی الزام لگاتے ہیں لگاتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت ﷺ کی محبت ہے اور ہمیں سب سے بڑھ کر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا ادراک ہے اور یہ سب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دشمن کے ہر حملے اور ہر ظلم کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہلے سے بڑھ کر بھیجنے والے ہوں تاکہ مسلمانوں کو بھی آپ کے اس مقام کا صحیح ادراک حاصل ہو اور یہ بھٹکے ہوئے مسلمان بھی صحیح رستے پر آجائیں اور دنیا میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلے۔“

(خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2016ء)

خطبات و خطابات

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۲/اپریل ۲۰۲۳ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (النساء:۳۷) اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق دی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر رنگ میں عبادت کی بھی توفیق دی ہو گی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے افضال کے نظارے دیکھے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ ہم میں سے بہتوں کو ان تیس دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بہتر رنگ میں توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں اور اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی جس کا ذکر میں نے کل کے خطبہ میں بھی کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں حقوق العباد کے ان معیاروں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں توجہ دلائی اور تلقین کی گئی ہے۔ اگر ہم اس طرح اپنی زندگی گزارنے والے بن جائیں گے تو وہی ہماری حقیقی عید ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا معاشرہ ہی وہ معاشرہ ہے، وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں اور جب یہ ہو تو پھر یہ معاشرہ جنت نظیر بن جاتا ہے اور حقیقی خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس سوچ کے ساتھ اور اپنے عملوں میں یہ تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ عید کی برکات ہمیں ہر لمحہ اور سارا سال پہنچتی رہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ نمازوں اور عبادت کے بارے میں کل کافی تفصیل سے میں نے بتایا تھا آج اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم یعنی حقوق العباد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بعض باتیں کروں گا۔ لیکن ایک بات عبادت کے حوالے سے پہلے کرنا چاہتا ہوں، کل نہیں کر سکا، جس کا عید کی رات کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا تو اس کا دل ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر

جائیں گے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الصیام باب فیمن قام لیلتی العیدین حدیث ۱۷۸۲)
پس یہ بات ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہیے کہ عید کی خوشیاں اور پروگرام ہمیں اس حد تک اپنے اندر نہ ڈبو لیں کہ ہم بھول جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ اپنی عاقبت کی بھی ہم نے فکر کرنی ہے۔ یہ دنیا ہی صرف ہمارا مطلوب و مقصود نہیں ہے بلکہ عید کے دن آنے والی رات بھی اور بعد کی راتیں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہیں کریں گی۔ اور جب اس پر ہم عمل کریں گے تو ہمارے دلوں کو وہ حقیقی زندگی ملے گی جو ہمیشہ کی زندگی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے سے ملتی ہے، جس سے اس دنیا میں بھی ہمیشہ یہ خوشیاں حاصل کر کے ہماری زندگی جنت بن جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتے ہوئے جنت میں لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آج کی رات بھی اور ہمیشہ ہی اپنی عبادت کا حق ادا کرنے اور دلوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت

دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات ایک جگہ فرمائی ہیں ان کے آخر میں فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تم متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔ پس جو آپس کے حقوق ہیں، خاندان کے حقوق ہیں، رشتوں کے حقوق ہیں، معاشرے کے حقوق ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیل فرما دی ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
شرک سے بچنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے اوّل حق تم نے ادا کرنا ہے وہ والدین کا ہے۔
اور پھر درجہ بدرجہ باقی تعلقات کے حق ہیں۔ والدین سے احسان کے سلوک سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان کی خدمت ان پر احسان ہے۔ احسان کا ایک مطلب بہترین طریق سے حق ادا کرنا بھی ہے اور اس بہترین طریق پر حق ادا کرنے کا دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ان کی ایسی باتیں سن کر جو تمہیں پسند نہ آئیں پھر بھی تم نے انہیں اُف نہیں کہنا۔ فرمایا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ (بنی اسرائیل: ۲۴) یعنی کبھی بھی انہیں اُف نہیں کہنا۔ پس جب یہ کہا کہ تم والدین سے احسان کا سلوک کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی طرح بھی ان پر احسان کرنے والے ہو بلکہ ان کے تم پر احسان ہیں جنہوں نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان کی ہر بات برداشت کرو۔ ہاں جب دین کے خلاف کوئی بات کریں یا خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کریں پھر ان کی بات نہیں ماننی باقی تمام دنیاوی حقوق ان کے ادا کرنے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کا احسان تو کبھی اتار ہی نہیں سکتے۔ (ماخوذ از صحیح مسلم کتاب العتق باب فضل العتق الوالد حدیث ۳۷۹۹) اور ماں باپ کے احسانوں کا شکر گزار ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ہمیں یہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرماتا ہے کہ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل: ۲۵) کہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پس جب اس طرح انسان دعا کر رہا ہو گا تو ماں باپ کے احسان بھی اسے یاد آتے رہیں گے۔
یہاں یہ بھی واضح کروں کہ جس طرح مرد کو اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک اور خدمت کا حکم ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ بعض مرد شاید اپنی بیویوں کو ان کے اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتے ہیں یا حق ادا کرنے سے منع کرتے ہیں یا عورتوں کو خود خیال آجاتا ہے کہ جب ہماری شادی ہو گئی تو پھر شاید ہمارے لئے اپنے گھر کو سنبھالنا زیادہ ضروری ہے۔ بے شک یہ فرض بھی ان کا ہے کہ اپنے خاوند کے گھر

کو سنبھالیں لیکن عورت کو بھی اسی طرح حکم ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور مردوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں اس خدمت سے روکیں۔ اگر عورت کا یہ فرض ہے کہ اپنے ساس سسر کی خدمت کرے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور اس طرح خاوند کا بھی فرض ہے کہ اپنی بیوی کے ماں باپ سے بھی حسن سلوک کرے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے بلکہ تمام رحمی رشتوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان فرائض کو ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

جو نکاح میں آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں اس کا ذکر ہے۔ پس یہاں عورت مرد جب برابری سے ایک دوسرے کے ماں باپ اور رحمی رشتوں کا حق ادا کریں گے تو پھر امن قائم ہو گا، حقیقی امن قائم ہو گا۔ خوشیاں ملیں گی، آپس میں پیار اور محبت کی فضا پیدا ہو گی۔

پس یہاں میں ان خاوندوں کو بھی واضح کر دوں جو اپنی بیویوں کو ماں باپ سے تعلق رکھنے سے روکتے ہیں۔ بہت ساری ایسی شکایتیں آتی ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو اپنے خاوندوں کو اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتی ہیں۔ دونوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

پھر حقوق العباد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے شفقت اور احسان کا سلوک کرو۔

رشتہ داروں سے حسن سلوک کی اہمیت اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کس طرح ہوتا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے۔ اب رزق کی فراخی تو ہر کوئی چاہتا ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے میرے پاس پیسہ آئے اور میرا ہاتھ کھلے اور میری مالی مشکلات دُور ہوں۔ تو فرمایا جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو۔ یہ بھی ایک قدرتی خواہش ہے یا یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا ذکر خیر زیادہ ہو۔ اس کی اچھی باتیں لوگ یاد رکھیں، اس کو لوگ پسند کریں تو فرمایا کہ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہیے۔ (صحیح البخاری کتاب البیوع باب من احب البسط فی الرزق حدیث ۲۰۶۷) پھر اس کا یہ کام ہے کہ صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرے۔ رشتوں کے حق ادا کرے۔ ان کی عزت و احترام کرے۔ اس میں ہر ایک رشتہ آ جاتا ہے۔ پس عمر وصحت اور رزق میں فراخی اور لوگوں کا اچھے الفاظ میں کسی کے بارے میں ذکر کرنا، اس کا راز آپ ﷺ نے یہ بتا دیا کہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ اور ان کے حق ادا کرو۔

اور اس حق ادا کرنے کی آپ ﷺ نے یہاں تک تلقین فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں، حسن سلوک کروں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں اور بد سلوکی سے پیش آتے ہیں۔ آج بھی بہت ساری مثالیں ایسی ہیں۔ نرمی کروں تو جہالت سے پیش آتے ہیں۔ ان حالات میں کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر جو تم کہہ رہے ہو سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے۔ پھر تم ان پر احسان کر رہے ہو اور جب تک تم اس حالت میں ہو کہ یہ احسان تمہارا جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرتا رہے گا۔ (ماخوذ از صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا حدیث ۶۵۲۵) پس یہ تو بڑا سستا سودا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچتی رہے تو انسانوں کی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوئی کارروائی کامیاب نہیں ہو سکتی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے اس حسن سلوک کی وجہ سے ان لوگوں کی اصلاح بھی کسی وقت ہو جائے۔

پھر فرمایا

یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ انہیں نہ بھولو، ان کے حق ادا کرو۔ اپنے معاشرے کا بہترین حصہ انہیں بناؤ۔

آنحضرت ﷺ نے تو یتیم کی پرورش کی اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے بلکہ اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھایا کہ اس طرح ساتھ ہوں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب فضل من یعول یتیماً حدیث ۶۰۰۵)

پس یہ ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا مقام۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی یتیم کی پرورش کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ انہیں کھانا کھلانے اور ان کی بہتر تربیت کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتامیٰ کی پرورش کا نظام رائج ہے۔ یتامیٰ فنڈ کے نام سے مدّ بھی ہے۔

اور رمضان میں تو لوگ غریبوں اور یتیموں کی امداد کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی دیتے ہیں اور جماعتی طور پر بھی دیتے ہیں لیکن عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس میں خرچ کرنا چاہیے۔ ان کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنا چاہیے اور سارا سال ہی اس طرف پھر توجہ بھی رہنی چاہیے۔

گو بعض لوگ بڑی باقاعدگی سے اس مدّ میں چندہ دیتے ہیں اور پھر جتنا دیتے ہیں اس سے بھی زیادہ وقتاً فوقتاً لوگ دیتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہیں جو جماعتی رنگ میں یتیموں پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن بہرحال جماعت حسبِ توفیق ان اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ایک ارشاد ان کی پرورش اور خیال رکھنے کے بارے میں اس طرح ہے کہ فرمایا

اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔ (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۹۸ مسند ابی ہریرۃؓ حدیث ۷۵۶۶ مطبوعہ عالم الکتب بیروت ۱۹۹۸ء)

پس اپنی اصلاح کے لیے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ انسان یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھے اور یہ نیکیاں بہرحال قربانی کر کے ہی کرنی پڑتی ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی کہے کہ میرے پاس کشائش نہیں اس لیے میں نہیں کرسکتا اور آج کل جبکہ دنیا میں ہر جگہ مہنگائی کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اپنا خرچ کم کر کے خیال رکھنا، اپنا خرچ کم کر کے دوسروں کی مدد کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے۔

پس مخیر لوگوں کو تو خاص طور پر اس نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ ان کو تو اپنے اخراجات کم کیے بغیر بھی اس کی توفیق مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے کہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر:۹) اور وہ کھانے کو اس کی چاہت ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ پس یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ان کا خیال رکھنا بہت بڑی نیکی ہے اور یہی فرمایا کہ کشائش زیادہ نہیں بھی ہے تب بھی چاہت رکھتے ہوئے اپنی قربانی کرتے ہوئے یہ خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ خیال رکھنا معاشرے سے بے چینیوں کو دُور کرتا ہے اور جو نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی جارہی ہو تو پھر اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ملتا ہے۔ پھر جماعت میں ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اَور مدّات بھی ہیں۔ شادی فنڈ ہے اس سے ضرورتمندوں کی کسی حد تک مدد کی جاتی ہے۔

گو مہنگائی کے اس دور میں بڑا مشکل ہے کہ مکمل ضروریات کا یا مناسب ضروریات کا بھی خیال رکھا جائے لیکن پھر بھی کوشش کی جاتی ہے کہ کچھ حد تک غریب خاندانوں کی شادی کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کے لیے بھی افراد جماعت کو خاص کوشش کرنی چاہیے اور جو صاحبِ حیثیت ہیں انہیں تو ایک سے زیادہ غریب جوڑوں کی شادی کا انتظام کرنا چاہیے۔

حقیقی خوشی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کیا جائے

یہ عید کی خوشیاں تو عارضی ہیں جو صرف خود عید پر اچھے کپڑے پہن کر اور اچھے کھانے کھا کر کرلی جائیں۔ پھر غریب مریضوں کے علاج کے اخراجات ہیں۔ اس کی بھی مدّ ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غریبوں، یتیموں کا خیال رکھنے اور ان سے ہمدردی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ”تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآنِ شریف کی تعلیم ہے۔ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ

اَسِیۡرًا (الدھر:۹)’’(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۵ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

پھر یہ توجہ دلاتے ہوئے کہ

یہ نیکیاں جو تم کرتے ہو کسی قسم کی بڑائی اور تکبر کا خیال تمہارے دل میں نہ لائیں۔

فرماتے ہیں کہ ’’حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ہمسایوں سے نیک سلوک کرو چاہے تم انہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

پس عید کے دن ہمسایوں کو تحفہ دینے یا ان سے اچھی طرح ملنے سے بھی ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو امن و سلامتی کا معاشرہ ہے اور خاص طور پر غیر مسلم معاشرے میں جب ہم اس طرح ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں گے تو تبلیغ کے بھی راستے کھلیں گے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا۔ اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہیں وہ دُور ہوں گے۔ بعض شدت پسندوں نے اپنے عمل سے جو غلط تاثر اسلام کی تعلیم کا دے دیا ہے وہ بھی دُور ہو گا بلکہ ایک نیکی جو ہم کر رہے ہوں گے وہ صرف ذاتی نیکی ہی نہیں رہے گی بلکہ جماعتی اور معاشرے کی نیکی بن جائے گی۔

اور جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے ہمسائے کی وسعت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے وہ ایک حسین معاشرے کو جنم دینے والی بن جائے گی۔ فتنوں اور فسادوں کو دُور کرنے والی بن جائے گی۔ آپؑ نے فرمایا سو کوس تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۰ ایڈیشن ۱۹۸۴ء) سو سو میل تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں اور اس تعریف کی رو سے تو پھر کبھی کسی کو کسی احمدی سے شر پہنچ ہی نہیں سکتا یا وہ بے فیض رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ کسی احمدی سے کوئی بھی فیض نہ پہنچے۔ اس اصول پر چل کر ہم آپس میں بھی محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دے رہے ہوں گے اور غیروں میں بھی تعلقات میں وسعت پیدا کر رہے ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ اچھے ہمسائے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کے لیے اچھا ہے اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی حق الجوار حدیث ۱۹۴۴)

کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے کہ میں اچھا ہمسایہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

اگر تمہارا ہمسایہ تمہاری تعریف کرے تو تم اچھے پڑوسی ہو اور اگر تمہاری برائی کرے تو تم بُرے پڑوسی ہو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الثناء الحسن حدیث ۴۲۲۳)

پس اگر ہمارے مرد، عورتیں، بچے اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں تو ہم غیر مسلم ممالک میں خاص طور پر تبلیغ کے نئے راستے کھولنے والے ہوں گے۔

سب سے اچھی تبلیغ اپنے عمل سے ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو مزید وسعت دے کر دوسروں پر احسان کرنے اور ان کا حق ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اپنے ساتھیوں سے بھی احسان کا سلوک کرو اور ساتھیوں کی تعریف یہ ہے جن کا کسی بھی طرح تمہارے سے میل جول ہے۔ دفتر میں ہیں۔ کام کرنے والے ہیں، کاروبار میں تعلق رکھنے والے ہیں، جو سفر میں تمہارے ساتھ ہیں ان سب سے نیک سلوک کا حکم ہے۔ اتنی وسعت حقوق العباد کی ادائیگی میں اسلام کی تعلیم میں ہے جو کسی اَور تعلیم میں نہیں ہے۔ اور جب ہم غیر مسلموں کو اس تعلیم کی خوبصورتی دکھاتے

ہیں تو ان کے تحفظات دُور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارے حق میں دوسروں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے ایسے تجربات لکھتے ہیں۔

پس ہمیں حقیقی خوشیاں تو تب ملیں گی جب ہم خود بھی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے دل سے بھی اسلام کے خلاف بغض و کینہ نکال کر، غلط سوچیں نکال کر انہیں حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے اندر بھی یہ پاک تبدیلیاں رائج کرنا ہوں گی۔ آپس کے تعلقات میں بھی ہمیں ایک حسین معاشرہ بنانا ہوگا۔ آپس کے کاروباری تعلقات میں بھی اور گھریلو تعلقات میں بھی میاں، بیوی، ساس، بہو، نند، بھابھی سب کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ رشتوں کے تعلقات نبھانے ہوں گے۔ اچھا ساتھی بننا ہوگا ورنہ تو غیروں کو ہم اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتانے کا حق نہیں رکھتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

جو تمہارے زیرِ نگین ہیں، تمہارے ملازم ہیں ان کا بھی خیال رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔

کسی بھی قسم کے تکبر کا اظہار تمہاری طرف سے ان کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کی ایک مومن کو تلقین کی گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد اور ہر قسم کے شرک سے پاک وہی لوگ ہیں جو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے ہوں۔

اکثر لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ صرف اپنے حقوق کے لیے بہت لڑائی کرتے ہیں تو وہ صرف اپنے حقوق کے لیے لڑنے والے نہ ہوں بلکہ دوسروں کے حق دینے کا جذبہ بھی رکھتے ہوں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے تو ہم حقیقت میں اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانے والے ہوں گے۔ ہماری عیدیں عارضی اور وقتی عیدیں نہیں ہوں گی بلکہ ہر روز ہمارے لیے روزِ عید ہوگا۔ پس ایک حقیقی احمدی کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے نیچے ہم آجائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو یہ حق ادا نہیں کرتے متکبر اور شیخی بگھارنے والا کہا ہے اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے اور ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے حقوق اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں، اپنی تمام رنجشوں کو بھول کر صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کا حق ادا کر کے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو حقیقی عید کی خوشی میں ڈھالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ یہ عید ہم سب کے لیے مبارک فرمائے۔ آپ سب کو اس عید کی مبارک ہو۔ اب ہم دعا کریں گے۔

دعا میں عمومی طور پر تمام انسانیت کو یاد رکھیں خاص طور پر ان بھوکے فاقہ زدہ بلکہ پانی کی ایک بوند سے بھی محروم لوگوں کو جو سوڈان میں آج کل وہاں کے فسادوں کی نظر ہوئے ہیں ان کو یاد رکھیں۔

جو باوجود مسلمان ہونے کے آج نہ صرف عید کی خوشیوں سے محروم ہیں بلکہ اپنے مسلمانوں کے ہاتھوں ہی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیڈروں اور اختیار کی ہوس رکھنے والوں کے ہاتھوں اپنے پیاروں اور بچوں، معصوموں کو سسکتے ہوئے مرتا دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ ان محروموں کے لیے بھی آسانیاں پیدا کرے۔ ہمارے پاس مادی وسائل تو نہیں ہیں کہ ان کی مدد کے لیے پہنچیں لیکن کم از کم دعا سے ان کی مدد کی جاسکتی ہے۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو بھی عمومی طور پر دعا میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرمائے اور جہاں بھی احمدی کسی بھی رنگ میں ظلم کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور ظالموں کی پکڑ فرمائے۔

احمدیوں پر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں۔

دعاؤں سے ہی ان ظلموں سے نجات مل سکتی ہے۔
اسیران راہ مولیٰ کے لیے دعا کریں۔
اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔صرف اس لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو آنحضرت ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مانا ہے۔
شہدائے احمدیت کے خاندانوں کے لیے دعا کریں
اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ فرماتا رہے۔ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔
بیماروں، مریضوں، ضرورتمندوں کے لیے دعا کریں۔ دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے کے لیے دعا کریں۔ عالَم اسلام کے لیے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے۔ وہ آپس میں ایک ہوں اور جن جن اختلافات کی وجہ سے اسلام مخالف دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اور مسلمانوں کو مزید کمزور کرتی چلی جارہی ہے ان اختلافات کو وہ ختم کریں اور ان کے سینے کھولے کہ یہ زمانے کے امام کو بھی ماننے والے بنیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے ان کی نجات کا اور اختلافات ختم کرنے کا۔ پس جب عالم اسلام ایک ہوجائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔ یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہوگی۔اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہو سکتی ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ارشاد اور دعا پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ
''انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔''فرمایا''آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔''
(تذکرہ صفحہ ۴۵۰ ایڈیشن چہارم ۲۰۰۴ء)
اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔۔

❁❁❁

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

حضرت مسیح موعودؑ کے فارسی کلام کے محاسن، عظمت اور خصوصیات

(بلال احمد آہنگر استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی لٹریچر اور اسلامی دنیا میں عربی زبان کے بعد فارسی زبان کا ایک بہت اہم کردار ہے۔ فارسی زبان بولنے والوں کی تعداد آج دنیا میں تقریباً گیارہ کروڑ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہندوستان میں بھی فارسی رائج تھی کیونکہ کئی صدیوں تک یہاں پر فارسی ہی حکومت وقت کی زبان رہی ہے، اس لئے اس وقت کے علماء اپنی تالیفات علمی حلقہ جات کے لئے فارسی میں بھی لکھا کرتے تھے۔ لیکن انگریزوں کے اس خطہ میں آنے کے بعد یہ زبان اپنی رونق کھوتی چلی گئی اور اب تو بالکل فارسی سے آشنا لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

رجل فارس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ابلاغ رسالت کے لئے جن زبانوں کا انتخاب فرمایا ان میں سے فارسی بھی ایک ہے۔ آپ علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کا مجموعہ ''درثمین فارسی'' اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے جس کا اردو ترجمہ سلسلہ کے ایک بلند پایہ عالم اور صوفی منش بزرگ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی چونکہ ایک اعلیٰ اور ارفع مقصد یعنی ''اسلام کے دفاع'' کے لئے وقف ہو چکی تھی اور آپؑ حقیقی معانی میں تلمیذ الرحمٰن تھے چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود آپؑ کی علمی، لسانی اور عقلی استعدادوں کو درجۂ کمال تک پہنچایا، حتّٰی کہ آپؑ مسیح الزمان اور مہدی دوراں کے عظیم الشان مناصب پر فائز ہو کر آسمانِ روحانیت کے بھی ایسے درخشندہ آفتاب قرار پائے جس کی شش جہت پھیلنے والی نورانی کرنوں سے آپؑ کے ادنیٰ غلاموں نے بھی کماحقّہٗ استفادہ کیا۔ درثمین میں جمع شدہ فارسی کلام کے علاوہ آپ علیہ السلام نے اپنے ملفوظاتِ طیبہ و دیگر بابرکت تصانیف میں جابجا فارسی اشعار، اشعار کے مصرعے اور فارسی محاورات وضرب الامثال وغیرہ کثرت سے استعمال کیے ہیں جو اپنے اندر بہت ہی گہرے مطالب رکھتے ہیں۔

سیّدنا حضرت اقدس علیہ السلام کا منظوم کلام مقصدیت کے حوالہ سے اپنی انتہا پر دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اشعار میں اپنے مضامین کو بیان کرنے کی ہمیں ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض طبائع اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان کو نثر عبارت میں ہزار پیرایۂ لطیف میں کوئی صداقت بتائی جائے وہ نہیں سمجھتے لیکن اسی مفہوم کو ایک برجستہ شعر میں منظوم کر کے سنایا جاوے تو شعر کی لطافت ان پر بہت اثر کر جاتی ہے۔ شعر کو سن کر پھڑک اُٹھتے ہیں اور حق کو شعر کے ذریعہ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمیں اشعار کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اکثر لوگوں کو بہت کچھ دلائل دے کر سمجھایا گیا مگر کارگر نہ ہوئے لیکن جب انہوں نے اشعار پڑھے تو یہ اشعار انہی منکرین پر بہت اثر کر گئے اور فوراً انہوں نے حق قبول کر لیا۔''

(اخبار الحکم قادیان۔ مؤرخہ 28/ اگست 1938ء)

جب ہم درثمین فارسی کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سارا علم کلام - خواہ وہ کسی بھی زبان (اردو، عربی یا فارسی) میں ہو (نیز منثور کلام ہو یا منظوم کلام) سارے کا سارا، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت اور اس کی مدحت، قرآن کریم سے انتہادرجہ کی عقیدت اور بے پایاں محبت، آنحضرت ﷺ کے ساتھ غیر معمولی اظہارِ وفا و رجذباتِ عقیدت، مذہب اسلام

کی بے مثال صداقت اور دیگر مذاہب پر اس کی سبقت، حسنات کی ترغیب اور وعظ و نصیحت نیز انسانیت کی فلاح و بہبود سے ہی عبارت ہے۔ چنانچہ ’’درّثمین فارسی‘‘ میں شامل ہر شعر دل کی گہرائیوں سے نکلا انہی مضامین میں ڈوبا محسوس ہوتا ہے۔

فارسی زبان میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ منظوم کلام ایسے لطیف اور سحر آگیں اثرات کا حامل ہے کہ عوام النّاس تو اپنے ذوق کے مطابق اس سے لطف اندوز ہوتے ہی ہیں اہل زبان بھی اس پر فریفتہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کچھ ایسی ہی کیفیت حضرت عبید اللہ بسملؓ کی بھی تھی جن کا شمار اپنے وقت کے چوٹی کے فارسی دان شعراء میں ہوتا تھا۔ اور جن کے کلام کو دیکھ کر مملکت ایران کے ملک الشعراء سنجرؔ نے بے ساختہ کہا تھا ’’بخدا! اس نے مجھ سے بہتر کہا ہے‘‘۔ لیکن حضرت عبید اللہ بسملؓ خود نہ صرف سیّدنا حضرت اقدس علیہ السلام کی غلامی میں آنے کو باعث عزّ و فخر خیال کرتے رہے بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا فرمودہ لقب ’’فردوسی ثانی‘‘ پر تاعمر نازاں رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام کے حوالہ سے ایک اور دلچسپ روایت کا بیان بھی موزوں معلوم ہوتا ہے۔ حضرت شاہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانویؓ کا تعلق افغانستان کے شاہی خاندان ’’درّانی‘‘ سے تھا۔ آپؓ کا خاندان کابل سے ہجرت کر کے لدھیانہ آبسا تھا جہاں آپ نے پہلے حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانویؓ کی صحبت اختیار کی اور پھر وہیں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشّاق میں شامل ہو گئے۔ بیعت کرنے والوں میں آپؓ کا نمبر نواں تھا اور حضور علیہ السلام نے آپؓ کو اپنے 313/اصحاب میں بھی شامل فرمایا تھا۔ 1891ء میں لدھیانہ میں اپنے قیام کے دوران حضرت اقدس علیہ السلام نے آپؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا اور آپؓ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت شاہزادہ صاحبؓ نے خود کو تبلیغ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کیا تو حضورؓ نے آپؓ کو ایران جانے کا ارشاد فرمایا۔ 12/جولائی 1924ء کو آپؓ روانہ ہوئے اور مشہد سے ہوتے ہوئے اکتوبر کے آخر میں تہران پہنچ گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کی روانگی سے قبل رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپؓ ’’خانقاہ درویش‘‘ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار پڑھ کر سنا رہے ہیں اور وہاں موجود درویش وجد کی حالت میں جھوم رہے ہیں۔ چنانچہ تہران پہنچ کر سب سے پہلے آپؓ نے ’خانقاہ درویش‘ کا پتہ لگایا۔ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بہت سے درویش وہاں بیٹھے ہیں۔ سلام مسنون کے بعد آپؓ نے اشعار پڑھنے شروع کر دیے۔ شعر سن کر درویش جھومنے لگے۔ پھر آپؓ نے اُنہیں دعوت الی اللہ کی اور اُن میں ’’دعوت الامیر‘‘ کے نسخے تقسیم کئے۔ بعد ازاں اپنی کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود، مخالفین کی طرف سے شدید مصائب کا سامنا کرتے ہوئے گرانقدر خدمت کی توفیق پائی جس کے نتیجہ میں اہل فارس میں سے کئی سعید روحوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آنے کی سعادت حاصل کی۔ (الفضل انٹرنیشنل 22/مارچ 2019ء)

جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ فارسی دان حضرت عبد الحق رامہ صاحب رضی اللہ عنہ نے ’’درّثمین فارسی کے محاسن‘‘ رقم کر کے آنے والی نسلوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ آپ پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

’’ آپؑ کا کلام فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہے۔ اور اتنا حسین اور پُر اثر اور دلگداز ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کلام ایک مؤیّد من اللہ ہستی کا ہے جسے خود ذاتِ باری تعالیٰ نے ’سلطان القلم‘ کا خطاب عطا کیا۔ نیز الہاماً بتایا گیا:

’’در کلام تو چیزیست کہ شعراء را دراں دخلے نیست‘‘

یعنی تمہارے کلام میں ایک ایسی چیز بھی ہے جس میں شعرا کو کوئی دخل نہیں۔

اس درّثمین میں ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت اقدس کی بعثت کی غرض یعنی احیائے اسلام اور اس کی تکمیل کے ذرائع کو مکمل اور موثر طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً بعثت رسل، امکانِ وحی و الہام، ضرورتِ امام، مجدّدین کی آمد، تبلیغ ہدایت، مخالفینِ اسلام کے

اعتراضات کے جواب اور سب سے بڑھ کر عرفانِ الٰہی کے حصول کے طریق۔غرض احیائے اسلام کے متعلق کوئی ضروری موضوع ایسا نہیں جس پر اس درّثمین میں روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ گویا یہ درّثمین حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیم کا مکمل خلاصہ ہے۔

دُرِّثمین فارسی قادر الکلامی کا شاندار نمونہ ہے اور فصاحت و بلاغت میں لاجواب ہے بلکہ اس میں پایا جانے والا تصوّف انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے جو اس کلام کو دیگر شعراء کے کلام سے ممتاز کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں

تو بِرُوں آ زِ خود ، بقا این است

تو در و محو شو ، لِقا این است

آنکہ در عشقِ اَحد ، محو و فناست

ہر چہ زو آید زِ ذاتِ کبریاست

تُو اپنے آپ سے باہر نکل یہی بقا ہے۔ اور اُس (محبوبِ حقیقی) میں محو ہو جا، یہی لقا ہے۔

جو خدائے واحد کے عشق میں محو و فنا ہے، اس سے جو کچھ سرزد ہوتا ہے وہ ذاتِ کبریا کی طرف سے ہی ہے۔

اس کلام میں یہ خصوصیت بھی بدرجہ اتم موجود ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک جری پہلوان کی طرح اسلامی عقائد کا دفاع کیا ہے اور پورے وثوق اور جرأت کے ساتھ اسلامی عقائد پر اپنے لازوال ایمان کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔خصوصاً ایسے مضامین جن کے منکرین مسلمانوں میں بھی عام دکھائی دیتے تھے۔مثلاً دعا کی قبولیت، امکانِ وحی و الہام، فرشتوں، جنت دوزخ اور یوم آخرت کے حوالہ سے عقائد باطلہ کی بیخ کنی کرتے ہوئے اسلامی نقطۂ نظر پیش کیا۔ چنانچہ الٰہی تائیدات کے ساتھ کہے گئے اس کلام میں بارہا حضور علیہ السلام نے اپنے آپ کو اسلام کے ایک جری پہلوان کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ قبولیتِ دعا کے بارہ میں آپؑ فرماتے ہیں

ایکہ گوئی گر دُعاہا را اثر بودے کجاست

سُوئے من بشتاب بنمایم ترا چوں آفتاب

اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعاؤں میں اثر ہے تو بتاؤ کہاں ہے؟ تُو میری طرف دوڑ تا کہ مَیں تجھے سورج کی طرح وہ اثر دکھاؤں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدّی کے ساتھ سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام صادق کے طور پر خود کو پیش کرتے ہوئے اپنے صاحبِ کرامت ہونے کا اعلان یوں فرماتے ہیں

کرامت گرچہ بے نام و نشان است

بیا بنگر زغلمانِ محمدؐ

اگرچہ اب کرامت مفقود ہو چکی ہے پھر بھی تُو آ اور اسے محمد ﷺ کے غلاموں میں دیکھ لے۔

اسی طرح بشرطِ وفاداری و ثابت قدمی اپنی صحبت سے فیضیاب ہونے کی تلقین کرتے ہوئے ہستی باری تعالیٰ کے منکرین پر آپؑ نے یوں اتمامِ حجت فرمائی ہے

اے مزوّر گر بیائی سُوئے ما!

وز وفا رخت افگنی در کوئے ما

وز سر صدق و ثبات و غم خوری

روزگارے در حضورِ ما بری

عالمے بینی ز ربّانی نشاں!

سوئے رحماں خلق و عالم را کشاں

اے کذّاب! اگر تُو ہماری طرف آئے اور وفاداری کے ساتھ ہمارے کوچہ میں ڈیرے ڈال دے۔ اور اخلاص، ثابت قدمی اور دلسوزی کے ساتھ کچھ عرصہ ہمارے پاس گزارے۔ تو تجھے خدائی نشانوں کا ایک عالَم نظر آئے گا جو دنیا جہان کو اس رحمان خدا کی طرف کھینچے لیے جا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ سے عشق اور آنحضور ﷺ سے محبت کا جو دریا آپؑ کے قلبِ صافی میں رواں تھا، آپؑ کے حمدیہ اور نعتیہ کلام میں سے منتخب اشعار پیش کرتا ہوں۔ ذاتِ باری تعالیٰ سے اظہارِ عشق کرتے ہوئے فرماتے ہیں

محبت تو دوائے ہزار بیماری است

بروئے تُو کہ رہائی دریں گرفتاری است

پناہِ روئے تو جُستن نہ طورِ مستان است

کہ آمدن بہ پناہت کمالِ ہُشیاری است

متاعِ مہرِ رُخِ تُونہاں نخواہم داشت

کہ خُفیہ داشتنِ عشق توز غدّاری است

برآں سرم کہ سروجاں فدائے تُو بکنم

کہ جاں بیار سپُردن حقیقتِ یاری است

تیری محبت ہزار (یعنی بے شمار) بیماریوں کی دوا ہے، تیرے ہی منہ کی قسم کہ اسی گرفتاری میں اصل آزادی ہے۔ تیرے چہرے کی پناہ ڈھونڈنا دیوانوں کا کام نہیں کیونکہ تیری پناہ میں آنا تو بڑے ہوشیار لوگوں کا کام ہے۔ مَیں تیری محبت کی پونجی کو کبھی نہیں چھپاؤں گا کیونکہ تیرے عشق کو چھپانا بھی ایک قسم کی غدّاری ہے۔ مَیں اسی دُھن میں ہوں کہ سراور جان تجھ پر قربان کردوں کیونکہ اپنے آپ کو محبوب کے سپرد کردینا ہی یاری کی حقیقت ہے۔

آنحضور ﷺ کے حسن واحسان نے توآپؑ کو ایسا گرویدہ کرلیا تھا کہ گویا آپؑ کے رگ وپے میں سرایت کرچکا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے حوالہ سے اپنی حیثیت کا تعیّن کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں

جانِ ودِلم فِدائے جمالِ محمدؐ است

خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعَینِ قلب وشنیدم بگوشِ ہوش

در ہر مکان ندائے جلالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خُدادِہَم

یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم زِ آتشِ مہر محمدی است

ویں آبِ من زِ آبِ زُلالِ محمد است

میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہیں۔ میرا یہ خاکی جسم آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے، مَیں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سُنا، ہر جگہ محمدؐ کے جلال کا شہرہ ہے۔ (معارف کا) یہ چشمہ رواں جو مَیں خلق خُدا کو پیش کرتا ہوں یہ محمدؐ کے کمالات کے سمندر میں سے محض ایک قطرہ ہے۔ میری یہ آگ محمدؐ کے ہی عشق (الٰہی) کی آگ کا پرتَو ہے، میرا یہ پانی (زندگی بخش تعلیم) محمدؐ کا ہی مصفّا پانی ہے۔

قرآن کریم کے عشق کا انداز یہ ہے

از نُورِ پاک قرآں صُبحِ صفا دمیدہ

بر غنچہ ہائے دِلہا بادِ صبا وزِیدہ

کیفیّتِ عُلُومش، دانی، چہ شان دارَد

شہدیست آسمانی از وحیٔ حق چکیدہ

قرآن پاک کے نُور سے روشن صبح طلوع ہوگئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ اس کے علوم کی شان کیسی ہے، وہ آسمانی شہد ہے جو وحیٔ الٰہی سے ٹپکا ہے۔

فی الحال اس تعارفی مضمون کا اختتام ایک ایسے شعر پر کرتا ہوں جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی آواز ہے جس میں انسانیت کا درد نظر آتا ہے جو آپؑ کی زندگی کا مقصد تھا آپؑ فرماتے ہیں

مرا مقصود ومطلوب وتمنّا خدمت خلق است

ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

میری زندگی کی سب سے بڑی تمنّا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام ہے، یہی میری ذمہ داری ہے، یہی میرا فریضہ ہے اور یہی میرا طریق ہے۔

الغرض یہ ''درّثمین'' فارسی زبان میں علوم ومعارف کا ایک بحرِ زخّار ہے جس میں سے جتنا بھی پڑھا جائے، جس پر جتنا بھی غور وتدبر کیا جائے ،انسان اتنا ہی تشنہ لب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس علمی خزانے کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

خلافت خامسہ میں قبول احمدیت کے واقعات
(2003تا2020)

(قسط نمبر 3)

عرب ممالک میں قبولیت احمدیت کے واقعات

عرب ممالک میں قبول احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات جو سیدنا حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مختلف خطبات وخطابات میں بیان فرمائے ہیں قارئین کے استفادہ کیلئے پیش ہیں۔

۞ عربوں میں بعض قبولیت کے واقعات۔محترمہ مروصاحبہ لکھتی ہیں کہ دوسال قبل تہجد میں دعا کر رہی تھی کہ اس جماعت کے بارے میں رہنمائی فرما۔ اسکے بعد سوگئی اور خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے میرے سوال کا جواب میرے موبائل پر میسج کے ذریعہ دیا ہے جس میں لکھا تھا خدا سے تعلق پیدا کرو تمہیں علم صرف خدا تعالیٰ سے ہی ملے گا۔ کہتی ہیں اسکے بعد میں نے محسوس کیا کہ بات تو بالکل واضح ہے۔ پھر میں نے بیعت کر لی اور مشاہدہ کیا کہ جب بھی میں کسی چیز کی خواہش کرتی ہوں تو بہت جلد پوری ہو جاتی ہے خواہ وہ دنیاوی چیز ہو یا دینی۔ اس سے مجھے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہو گیا۔ میں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود کو محسوس کیا۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۷ بحوالہ اخبار بدر ۲/اگست ۲۰۱۸)

۞ وسیم بشیر صاحب سیریا کے ہیں۔ آجکل ترکی میں ہیں۔ کہتے ہیں خاکسار احمدیت سے متعارف ہونے سے قبل ہمیشہ رو رو کر دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر چلائے اور اس غرض سے اسلام اور دیگر ادیان کا مطالعہ بھی کیا کرتا تھا۔ ایک دن خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور پھر قریب آ کر مجھے بوسہ دیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی شکل مبارک تبدیل ہو گئی اور آپ ابھی تک مسکرا رہے تھے۔ مَیں حیران تھا کہ یہ دوسرا چہرہ کس کا ہے۔ کہتے ہیں یہ ۲۰۰۲ء کی بات ہے۔ اس کے بعد ایک دن انٹرنیٹ پر احمدیت کا نام پڑھا لیکن ساتھ ہی مخالفین احمدیت کی تحریریں پڑھیں جن کی بنا پر بات آگے نہ بڑھ سکی۔ پھر ۲۰۰۹ء میں اتفاقاً دیکھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی جو ہو بہو ویسی ہی تھی جیسی مَیں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا چہرہ دیکھا تھا۔ کہتے ہیں مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جو سو سال پہلے آئے اور گزر گئے لیکن ہمیں پتا بھی نہ چلا۔ اس کشمکش میں رات گزری۔ فجر کی نماز میں مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس شخص کی حقیقت بتا دے۔ اسی دن جب میں کام پر گیا تو وہاں ایک ساتھی نے کہا کہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم مسیحی بن گئے ہو لیکن نصاریٰ سے مختلف ہو۔ تم مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہو لیکن تم مسیحی ہو گئے ہو یعنی مسلمان مسیحی ہو گئے ہو۔ کہتے ہیں مَیں نے دل میں کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے پیغام ہے۔ چنانچہ میں نے زیادہ توجہ سے دیکھنا شروع کر دیا اور مخالفین کی کتابیں بھی پڑھنے لگا۔ پھر میں دنیا داری میں کھو گیا اور ایم ٹی اے بھی غائب ہو گیا۔ لیکن اچانک ۲۰۱۳ء کے آخر میں دوبارہ ایم ٹی اے سامنے آیا تو مجھے لگا کہ جیسے مجھے ایک خزانہ مل گیا ہو۔ جماعتی ویب سائٹس سے کتب بھی پڑھیں جس

سے مجھے تسلی ہوگئی اور میں نے ویب سائٹ پر ہی ۲۰۱۴ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ بیعت قبول ہوگئی اور مجھے ایک اطمینان حاصل ہوگیا۔ (خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۷ بحوالہ اخبار بدر ۲/اگست ۲۰۱۸)

مراکش سے ایک دوست محمد العواصی صاحب لکھتے ہیں کہ احمدیت سے میرا تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا۔ اس دوست نے مجھے ابتدائی امور کے بارے میں بتانے کے بعد جماعت کے ٹی وی چینل کو مسلسل دیکھنے کا مشورہ دیا۔ مَیں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو محض چند روز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہوگیا لیکن بیعت کرنے سے کسی قدر خائف تھا۔ اس بات کا اظہار جب میں نے اپنے احمدی دوست سے کیا تو اس نے کہا کہ تم استخارہ کیوں نہیں کر لیتے۔ مجھے اس کی تجویز پسند آئی۔ مَیں نے استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میری پیدائش ہوئی ہے اور میں جلدی جلدی بڑا ہو کر نوجوان ہوگیا ہوں۔ اس رؤیا کے باوجود مجھے خوف دامنگیر رہا۔ ایک رات اچانک میری آنکھ کھل گئی تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے حق دکھا دے اور اسکی پیروی کی توفیق عطا فرما۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جماعت احمدیہ کی سلطنت میں ہوں۔ اس میں لوگ جگہ جگہ جمع ہیں اور مختلف علاقوں کے فتح کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی ظاہری اسلحہ نہیں ہے پھر بھی ایسی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ احمدیوں کی اس سلطنت میں مَیں ایک بلند و بالا زیر تعمیر عمارت دیکھتا ہوں۔ ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ جب اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی تو دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت کہلائے گی۔ میں نے اپنے احمدی دوست کو یہ رؤیا سنایا تو اس نے کہا اب اسکے بعد تو آپ کا ہر شک دور ہو جانا چاہیے اور بیعت کر لینی چاہیے اور میں خود بھی اب اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۸ بحوالہ اخبار بدر ۶/جون ۲۰۱۹)

سیریا کے محمد الحاج عبد اللہ صاحب آجکل کینیڈا میں ہیں۔ کہتے ہیں مَیں ایک سیلز مین کی جاب کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے محمد کیّال صاحب سے میرا تعارف ہوا۔ یہ نوجوان احمدی تھا۔ اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعت کے بنیادی عقائد اور اسکے تجدیدی مفاہیم کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی میں ترجمہ دیا۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور اس میں پائی جانے والی معقول باتیں بہت پسند آئیں۔ پھر تقریباً ایک سال تک میں جماعت کی مختلف کتب پڑھتا رہا۔ نیز ایم.ٹی.اے العربیہ بھی دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک سال کے بعد مطالعہ اور ایم.ٹی.اے دیکھنے اور جماعت کے عقائد کا موازنہ کرنے کے بعد میرے دل میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش جنم لینے لگی۔ لیکن میں اپنی باطنی طہارت کے حوالے سے اپنے آپ کو اس پاکیزہ جماعت کے قابل نہ سمجھتا تھا۔ اس مقام تک پہنچنے کی راہوں سے ناآشنا تھا۔ لہٰذا میں نے محمد کیّال سے کہا کہ مجھے بعض احمدیوں سے ملوا دو۔ اس نے اپنے گھر پر ہی چند احمدیوں کے ساتھ ملاقات کا بندوبست کروایا اور میں نے ان کے ساتھ روحانی ارتقاء کے ذرائع کے بارے میں بات کر کے محسوس کیا کہ جیسے میری روحانی پیاس کی تسکین ہونے لگی ہے کیونکہ مجھے رؤیائے صالحہ وغیرہ کی بنا پر یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور ضرور مجھے ہدایت دے گا۔ لہٰذا یہ سوچ کر میں نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ میں اپنے کام کے سلسلہ میں دمشق میں تھا۔ جب کہ میری بیوی حلب میں دیگر اہل خانہ کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے استخارہ شروع کرنے کے بعد اپنی بیوی کو فون کر کے کہا کہ اس عرصہ میں اگر کوئی خواب آئے تو مجھے ضرور بتانا۔ چند ایام کے بعد آنے والی ایک رات میرے لئے لیلۃ القدر ثابت ہوئی جس میں مَیں نے ایک نہایت عظیم رؤیا دیکھا۔ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے وفورِ شوق سے اسے بسُرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی اُدْخُلُوْھَا

بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ۔ جماعت میں داخل ہونے کیلئے یہ ایک واضح پیغام تھا۔ گو یہ رؤیا تو آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پہنچانے کی طرف بھی اشارہ کر رہا تھا لیکن اس وقت مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ بہر حال مجھے یقین تھا کہ یہ میرے استخارہ کا جواب ہے۔ اسکے بعد میں نے بیعت کر لی۔ (بعد دو پہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۸ بحوالہ اخبار بدر ۶/جون ۲۰۱۹)

۞ بعض بیعتیں نشان دیکھ کر بھی ہوئیں۔ ویسٹ بنک فلسطین کے عبد القادر صاحب کہتے ہیں کہ زیر تبلیغ دوست کے گھر میں بعض ایسے تکلیف دہ مسائل تھے جن کا حل ناممکنات میں سے تھا۔ انہوں نے دعا کے لیے خط بھی مجھے لکھے اور تفصیل کے ساتھ لکھا اور مسائل بیان کیے۔ کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ یہ دعا کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیران کن طور پر میرے تمام مسائل حل فرما دیئے ہیں اور مجھے ایسا شرح صدر اور اطمینان قلب عطا فرمایا ہے کہ اب میں بڑے شوق اور دلچسپی کے ساتھ احمدیت کا مطالعہ کرتا ہوں اور باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد جماعت میں شامل ہو گئے اور بیعت کرنے کے بعد کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت چھیاسٹھ سال ہے اور اس عمر میں عقیدہ تبدیل کرنا اتنا آسان نہیں ہے مگر احمدیت نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپنے سابقہ عقائد کلیۃً ترک کر دوں۔ (بعد دو پہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۸ بحوالہ اخبار بدر ۶/جون ۲۰۱۹)

۞ پھر اردن کے ایک عرب دوست احمد صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ دینی مسائل کے بارے میں جاننے کی کوشش کے دوران ایک روز میں نے دجال کے بارے میں انٹرنیٹ پر ایک آرٹیکل پڑھا جو کسی احمدی نے لکھا تھا۔ یہ مضمون میرے دل کو لگا اور میں نے احمدیت کے بارے میں تحقیق شروع کر دی۔ جب جماعتی علوم اور کتب کا مطالعہ کیا تو میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے نقوش ابھرنے لگے لیکن میرے سامنے ایک بڑا سوال یہ تھا کہ ان عقائد اور مفاہیم کا کیا کیا جائے جو آباؤ اجداد اور معاشرے کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں، رائج الوقت ہیں۔ مولوی یہ کہتے ہیں بڑوں سے ہم نے یہی سنا ہے کہ امام مہدی کے متعلق مختلف قسم کی کہانیاں ہیں تو کیا میں اس امام کی بیعت کرلوں جس کی صداقت میرے لئے روشن ہو چکی ہے اور جسکی بیعت کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کو وصیت فرمائی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المهدی، حدیث ۴۰۸۴) یا پھر دوسری بات وہی ہے کہ آنکھیں بند کر کے مولویوں کے پیچھے چلتا رہوں اور اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے عقائد کو ہی منافقانہ طور پر درست تسلیم کرتا رہوں۔ کہتے ہیں کہ اس سوال کے جواب میں میرے سامنے سوائے اسکے اَور کوئی راستہ نہ تھا کہ عالم الغیب خدا کی طرف رجوع کرتا۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ایک غیر معمولی رؤیا سے نوازا میں نے خواب میں سورۃ نساء کی اس آیت کو جلی حروف میں دیکھا کہ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ۔ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۔ (النساء:۱۵۸) کہتے ہیں خواب میں مجھے اس آیت کا آخری حصہ یعنی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بہت زیادہ روشن اور موٹا اور واضح نظر آ رہا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ گو میں ایم ٹی اے سے وفات مسیح کا مسئلہ تو سمجھ چکا تھا لیکن اس آیت کی مکمل تفسیر کبھی نہیں سنی تھی۔ ابھی میں اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک روز ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو اسی آیت کی مفصّل تفسیر کرتے ہوئے سنا تو میں حیران تھا کہ یہ اتفاق کیسے ہو سکتا ہے کہ وہی آیت جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا اور جس کی تفسیر جاننے کی خواہش میرے دل میں پیدا ہوئی اسی آیت کی تفسیر انہی ایام میں مجھے ایم ٹی اے پر مل گئی یقیناً یہ کوئی اتفاق نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میری ہدایت کا سامان تھا۔ بہر حال اس نشان کو دیکھ کر میں نے کہا کہ ابھی شاید مجھے

مزید واضح نشان کی ضرورت ہے۔ اس دوران میں نے سوچا کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر استخارہ بھی کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ مَیں نے آپ کی کتاب اتمام الحجۃ میں بیان ہونے والے طریق کے مطابق استخارہ کیا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر فجر کی اذان دے رہا ہے۔ اس نے اذان مکمل کرنے کے بعد کچھ اس طرح کہا حَیَّ عَلَی الْاَحْمَدِیَّۃ حَیَّ عَلَی الْاَحْمَدِیَّۃ۔ یعنی احمدیت کی طرف آؤ۔ احمدیت کی طرف آؤ۔ مؤذن نے رؤیا میں اور بھی جملے کہے لیکن مجھے صرف یہی یاد رہے۔ کہتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب میں جاگا تو محلے کی مسجد میں مؤذن فجر کی اذان دے رہا تھا اور اس واضح رؤیا کے بعد میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۱۸ بحوالہ اخبار بدر ۱۱ جولائی ۲۰۱۹)

✡ مراکش کے ایک عبد اللہ صاحب ہیں کہتے ہیں مجھے اپنی منگیتر کے والد اور ان کے ہمسائے کی طرف سے مشکلات کا سامنا تھا۔ وہ جماعت پہ الزام لگاتے تھے کہ یہ ایک گمراہ جماعت ہے۔ میرے ہونے والے سسر پڑھے لکھے نہیں ہیں اور میری منگیتر نے اس الزام کو کوئی اہمیت نہیں دی کیونکہ میں نے اس کے بعض سوالوں کے جواب بتائے تھے اور وہ بات کو سمجھ گئی تھی لیکن اس کے باوجود میں نے شادی کی بات ختم کرنے کے بارے میں سوچا۔ کہتے ہیں لیکن آج اس نے فون کیا حالانکہ میں نے اسے کوئی کچھ نہیں کہا تھا۔ جواب نہیں دینا چاہتا تھا، مجھے بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے مہندی لگائی ہے اور سبز رنگ کا مراکشی چوغہ پہنا ہے۔ ایسے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہیں اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک کتاب دی جس میں اتنا نور ہے کہ اس مکتوب میں جو کچھ ہے، جو کچھ بھی لکھا ہوا ہے وہ اس تیز نور کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ حضور کا چہرہ مبارک بڑا منور تھا۔ کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے خاکسار کی طرف دیکھا اور مسکرائے۔ پھر میری منگیتر کے کندھے پر ہاتھ پھیرا اور تشریف لے گئے۔ اب میری منگیتر بڑی خوشی اور شرح صدر سے کہتی ہے کہ اس کی تسلی ہوگئی ہے اور امام الزمان پر ایمان لاتی ہے۔ اسے بڑی شدت سے بیعت فارم پُر کرنے کا انتظار ہے۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ہالینڈ ۲۰۱۹، بحوالہ اخبار بدر ۳۰/ جولائی ۲۰۲۰)

✡ پھر تیونس سے ایک ہماری بہن ریم صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عمر دس سال تھی تو مجھے شوگر ہوگئی۔ اسکے پندرہ سال بعد گردوں کی تکلیف شروع ہوگئی۔ دین کا مجھے کچھ پتہ نہیں تھا صرف یہ پتہ تھا کہ میں مسلمان ہوں۔ کہتی ہیں اس وقت میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ مجھے نماز پڑھا رہا ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ یہی درست طریق ہے اور خشوع اور استغفار سے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ کہتی ہیں مختلف مذہبی چینلز دیکھتی تھی جن میں سلفی عالم شیخ حسان کی علامات الساعۃ کے بارے میں لیکچر سنتی تھی۔ کہتی ہیں کہ اور پھر میں سوچتی تھی کہ کیا واقعی میں ایسا ہوگا جو یہ بیان کرتے ہیں؟ کیا واقعی مسیح اترے گا؟ اور اگر اترے گا تو کب ایسا ہوگا؟ حتیٰ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہسپتال میں ہوں اور وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ میں نے نرس سے کہا کہ ذرا توجہ کرو میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ گھر جا کر واپس آؤں۔ اس نے کہا تو پھر ہسپتال میں ہی سو جاؤ۔ میں نے کہا کہ میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔ پھر میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ ڈرو نہیں میں تمہیں گھر لے جاؤں گا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ان صاحب کی گھنی داڑھی تھی اور سر پر پگڑی تھی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اس پر میں جاگ گئی اور ایسے لگا جیسے یہ خواب نہ تھا بلکہ حقیقت میں مَیں نے یہ سارا منظر دیکھا۔ میں نے خواب اپنی بہن کو بتائی تو اس نے کہا کہ شیطان خواب میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمثل اختیار نہیں کر سکتا۔ بہرحال وہ شکل جو تھی وہ میرے دل میں رہی۔ چار دن بعد معمول کے مطابق ٹیلی ویژن دیکھ رہی تھی اور ایک پروگرام ختم ہونے پر دیگر چینلز کے لیے ایک بٹن دبایا تو

ایم ٹی اے العربیہ مل گیا جس پر انہوں نے میری تصویر دیکھی۔ کہتی ہیں پھر چند سیکنڈ کے بعد اس میں آپ نے شاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اقتباس پڑھا اور اس کے ساتھ ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ٹی وی سکرین پر آگئی تو میں نے دل میں کہا یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں کہ یہ تو وہی شخص ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب دیکھا۔ پھر یہ چینل مَیں دیکھتی رہی یہاں تک کہ یہ سب کچھ مجھے سمجھ آ گیا اور اسکے چند ماہ بعد میں نے بیعت کر لی۔ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ فرانس ۲۰۱۹ بحوالہ اخبار بدر ۲۳/ جولائی ۲۰۲۰)

۞ الجزائر سے ایک محیاوی صاحب ہیں ان کا واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے حال ہی میں بیعت کی ہے میرے بیوی بچوں نے مجھ سے ایک سال قبل بیعت کی تھی۔ مَیں بھی ایم ٹی اے العربیہ دیکھتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ انٹرنیٹ پر شیخ کشک کا پروگرام سنتا تھا۔ میری اہلیہ نے بیعت کے بعد کمپیوٹر کی بیک گراؤنڈ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگا دی۔ اس طرح میں جب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ لیتا۔ ایک دن شیخ صاحب کا خطاب سن رہا تھا کہ نیند کے غلبے سے سو گیا اور خواب میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ چھڑی سے میری ٹانگ کو ضرب لگا رہے ہیں۔ میری اہلیہ اور بچے حضور کے پیچھے کھڑے ہیں۔ پھر میرے بچے آگے آئے اور آپؑ کے ہاتھ کو بوسہ دیا کہ حضور بس کریں۔ حضورؑ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔ میں جاگ گیا۔ رات کے دو بج رہے تھے اور میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے انٹرنیٹ کھولا کہ شیخ کشک کا خطاب سنوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ صاحب امام مہدی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس پر یقین ہو گیا کہ میں نے خواب میں واقعةً حضرت امام مہدی کو ہی دیکھا ہے اور پھر بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ (بعد دوپہر خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۱۹)

۞ کبابیر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوبی فلسطین کے شہر میں چند سالوں سے احمدی تو رہتے ہیں لیکن وہاں منظم جماعت قائم نہیں تھی۔ اللہ کے فضل سے اس سال کے دوران یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے اور الخلیل جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہے اور یہاں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور ان کی ازواجِ مطہرات کی قبریں بھی ہیں۔ یہ پرانا تاریخی شہر ہے۔ اس شہر میں اور ارد گرد کے گاؤں میں ہمارے ۲۷/احمدی افراد رہتے ہیں، باقاعدہ جماعت قائم کر دی گئی ہے اور ایک احمدی نے اپنے گھر کا ایک حصہ بطور مسجد کے الگ کیا ہے کہ یہاں نمازیں پڑھا کریں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/اگست ۲۰۲۰ بحوالہ اخبار بدر ۲۷/اگست ۲۰۲۰)

۞ احمد مصطفیٰ شیبہ صاحب کہتے ہیں بیعت سے سات سال قبل خواب میں ایک نوجوان کو انڈین لباس میں ملبوس دیکھا اور پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا کہ یہ 'امام مہدی' ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ امام مہدی تو آل بیت میں سے ہونا ہے، یہ انڈین کیسے ہوگیا؟ پھر اچانک میں نے اس شخص کو گلے لگا لیا اور رونے لگا۔ پھر اس کے سات دن کے بعد مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا اور میں اور میری اہلیہ چھ سال ایم ٹی اے دیکھتے رہے اور آخر کار بیعت کر کے مومنین کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بیعت کے بعد میں نے اپنی شخصیت میں نمایاں تبدیلی محسوس کی۔ میں اب وہ نہیں رہا جو بیعت سے پہلے تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور تدبر کے ذریعے میں لوگوں سے بڑے حلم اور بردباری سے اور نرمی سے معاملہ کرتا ہوں جس کی وجہ سے لوگ بھی مجھ سے خوش ہیں لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے۔ میرے والد نے بھی میرے اندر اخلاقی تبدیلی دیکھ کر مجھے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیشہ اسی جماعت سے چمٹے رہو تاہم ہمیں قائل کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ میرے اندر یہ تبدیلی اس امام کی اتباع کی برکت سے ہے جس کو یہ قبول نہیں کرنا چاہتے۔ (خصوصی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۰ بحوالہ اخبار بدر ۲۴/ ستمبر ۲۰۲۰)

۞ مراکش سے الحسنی صاحب لکھتے ہیں کہ میں ۲۰۰۲ء سے ۲۰۱۹ء تک

مغربی ممالک میں رہا ہوں۔ بس نام کا مسلمان تھا۔ میں نے بہت سے کام خدا کی مرضی کے خلاف کیے ہیں۔ کئی دفعہ مجھے جیل ہوئی۔ ۲۰۱۶ء میں آسٹریا کی ایک جیل میں قید ہوا۔ وہاں زندگی میں پہلی دفعہ ایم ٹی اے دیکھا۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد سن کر بہت متاثر ہوا اور ایک ایسا احساس ہوا جو پہلے زندگی میں کبھی نہ ہوا تھا۔ دل اطمینان اور سکینت سے بھر گیا۔ میں جیل میں ہر روز ایم ٹی اے دیکھنے لگا۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے کمرے میں ایک ہی ٹی وی تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ مجھے اپنا الگ ٹی وی میسر آ گیا نیز موبائل فون بھی مل گیا۔ میں نے مخالف مولویوں کے اس مبارک جماعت کے خلاف افترا کا بھی جائزہ لیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد سن کر دل میں کہا کہ ان میں جو باتیں ہیں ناممکن ہے کہ کسی عام مولوی کی ہوں۔ یہ کلام تو دل میں اترنے والا ہے۔ چنانچہ میں ایمان لے آیا اور فیصلہ کیا کہ یورپ سے اپنے ملک واپس جا کر نئے سرے سے زندگی شروع کروں گا۔ جماعت سے تعارف سے قبل مجھے صرف دنیا کی تلاش تھی اور کسی چیز کی پروا نہ تھی لیکن اب میری زندگی یکسر بدل گئی ہے۔ میں اب ایک برے آدمی سے سچا انسان بن گیا ہوں اور اب اطمینان اور سکون کا احساس ہوا ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ (خصوصی خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۰ بحوالہ اخبار بدر ۲۴؍ ستمبر ۲۰۲۰)

۞ پھر مصر کے اسامہ صاحب کہتے ہیں ۲۰۱۵ء میں ایک دن چینل بدلتے ہوئے اتفاقاً ایم ٹی اے العربیۃ نظر آیا جس پر لقاء مع العرب پروگرام لگا ہوا تھا۔ اس کے ذریعے سے میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ پھر میں ایک دن میں سات سات گھنٹے ایم ٹی اے دیکھتا۔ یہ سلسلہ ۲۰۱۵ء سے ۲۰۱۹ء تک چلتا رہا اور سب خطبات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وغیرہ کے پروگرام سنے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا لیکن ابھی تک میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ اس عرصے میں خواب میں دیکھا کہ کسی نامعلوم صحرائی مقام پر جلسہ منعقد ہو رہا ہے، خیمے لگے ہوئے ہیں اور رات کا وقت ہے۔ ایسے میں وہاں انہوں نے مجھے دیکھا (اس سے تو یہی لگتا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا بہر حال واضح نہیں ہے) تو وہاں آئے ہیں اور میں حضور کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ وضو کے بعد وہ بڑے خیمے کی طرف گئے اور مَیں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ یہاں میری آنکھ کھل گئی اور خواب ختم ہو گیا۔ میں اس خواب پر بہت خوش تھا اور پھر کہتے ہیں کہ آپ سے زیادہ محبت کرنے لگا۔ دن رات، سوتے جاگتے آپ کی محبت کو محسوس کرتا ہوں۔ آپ کے سب خطبات سنتا ہوں اور عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ غالباً انہوں نے مجھے ہی دیکھا تھا اس بات سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (خصوصی خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۰ بحوالہ اخبار بدر ۲۴؍ ستمبر ۲۰۲۰)

۞۞۞

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164
Feroz Ahmad
8050185504
8197649300
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY
CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
Kh. Zahoor Ahmad
9906536510
Prop. : Dar Shuaib :
9906566218 / 6005065009
ZAHOOR FRUIT COMPANY
FRUIT COMMISSION AGENTS & ORDER SUPPLIERS
Shop. No. : 220
Fud No. : D-10
ZFC
FRUIT & VEGETABLE MARKET KULGAM-192231(KMR.)
shoaibahmad54@gmail.com

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)
”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتو حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“
(کلام امام الزمان)

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

بنیادی مسائل کے جوابات

(قسط نمبر 50)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: لندن سے ایک خاتون نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں تیسری جنگ عظیم کے متعلق بیان تنبیہ کے حوالہ سے اس جنگ کے بارے میں مزید شواہد دریافت کیے۔ نیز لکھا کہ غیر از جماعت لوگ جنّوں بھوتوں پر یقین رکھتے ہیں، انہیں جنّوں کی حقیقت کیسے سمجھائی جا سکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۷ار دسمبر ۲۰۲۱ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطاء فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مختلف رویاء و کشوف اور الہامات کے ذریعہ دنیا پر آنے والی جن بڑی بڑی آفات اور زلزلوں کی خبر دی ہے ان میں پانچ ہولناک تباہیوں کا خاص طور پر ذکر ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: پانچ زلزلوں کے آنے کی نسبت خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جس کے الفاظ یہ ہیں ’’چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار‘‘۔ اِس وحی الٰہی کا یہ مطلب ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ محض اس عاجز کی سچائی پر گواہی دینے کے لئے اور محض اس غرض سے کہ تا لوگ سمجھ لیں کہ میں اُس کی طرف سے ہوں پانچ دہشت ناک زلزلے ایک دوسرے کے بعد کچھ کچھ فاصلہ سے آئیں گے تا وہ میری سچائی کی گواہی دیں اور ہر ایک میں اُن میں سے ایک ایسی چمک ہوگی کہ اس کے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے گا اور دلوں پر اُن کا ایک خوفناک اثر پڑے گا اور وہ اپنی قوت اور شدت اور نقصان رسانی میں غیر معمولی ہوں گے جن کے دیکھنے سے انسانوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ (تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵) ان آفات کی ہولناکی اور شدت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی... کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اِن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہر گز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہو گا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸،۲۶۹)

ان انذاری پیشگوئیوں میں زلزلہ کے الفاظ سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ یہ آفات صرف زلزلہ کی صورت میں ہی دنیا پر نازل ہوں گی۔ بلکہ ان سے مراد زلزلوں ہی کی طرح تباہی پھیلانے والی کوئی اور آفات بھی ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کے کلام میں استعارات بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل:۷۳) لہٰذا ممکن تھا کہ زلزلہ سے مراد اور کوئی عظیم الشان آفت ہوتی جو پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی۔ مگر ظاہر عبارت بہ نسبت تاویل کے زیادہ حق رکھتی ہے پس دراصل اس پیشگوئی کا حلقہ وسیع تھا لیکن خدا تعالیٰ نے دشمنوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ظاہر الفاظ کی رو سے بھی اس کو پورا کر دیا۔ اور ممکن ہے کہ بعد اس کے بعض حصے اس پیشگوئی کے کسی اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں لیکن بہر حال وہ امر خارقِ عادت ہوگا جس کی نسبت یہ پیشگوئی ہے... پس یہ پیشگوئی بلا شبہ اوّل درجہ کی خارق عادت امر کی خبر دیتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے بعد بھی کچھ ایسے حوادث مختلف اسبابِ طبعیہ سے ظاہر ہوں جو ایسی تباہیوں کے موجب ہو جائیں جو خارقِ عادت ہوں پس اگر اس پیشگوئی کے کسی حصہ میں زلزلہ کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی یہ عظیم الشان نشان تھا کیونکہ مقصود تو اس پیشگوئی میں ایک خارقِ عادت تباہی مکانوں اور جگہوں کی ہے جو بے مثل ہے زلزلہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام کو بتائی جانے والی ان غیب کی خبروں کے عین مطابق دنیا دو عالمی جنگوں، طاعون کی وبا اور دنیا کے اکثر حصوں میں آنے والے غیر معمولی زلزلوں کی صورت میں چار نشانوں کے پورا ہونے کا ایک مرتبہ مشاہدہ کر چکی ہے، جن میں انسانی اور حیوانی جانوں، چرند پرند اور عمارتوں کا غیر معمولی نقصان ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو خاص طور پر پانچ نشانوں کے ظاہر ہونے کی خبر دی تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ پانچواں نشان کس صورت میں ظاہر ہوتا ہے، کسی غیر معمولی زلزلہ کی شکل میں یا کسی عالمی وبا کی صورت میں یا تیسری عالمی جنگ کے طور پر دنیا پر تباہی لے کر آتا ہے۔ لیکن یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اگر دنیا نے عقل نہ کی اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع نہ کیا تو جس طرح پہلے چار نشان پورے ہوئے ہیں، یہ پانچواں نشان بھی پورا ہوگا اور اس کے بعد جیسا کہ ان پیشگوئیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام کو انشاء اللہ غیر معمولی غلبہ نصیب ہوگا۔ اسی مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۱۹۶۷ء کے دورہ یورپ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی کی روشنی میں بیان فرمایا تھا، جس کا آپ نے اپنے خط میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حضورؒ نے فرمایا:

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں نشانات دنیا کے سامنے پیش کیے جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر پانچ عظیم تباہیوں کے بارے میں پیشگوئی فرمائی۔ دو پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی صورت میں عظیم الشان طور پر پوری ہوئیں۔ تیسری ہولناک تباہی کے مہیب آثار آسمان پر ہویدا ہیں جس کے اثرات نہایت ہی خوفناک اور تباہ کن ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی کہ اس تیسری تباہی کے ساتھ غلبۂ اسلام کا زمانہ بھی وابستہ ہے۔

اس تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان سچے راستے کو اختیار کرے اور وہ راستہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر عنقریب اس دنیا پر نازل ہونے والا ہے۔ تباہی کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ آؤ! اور استغفار کے آنسوؤں سے اس آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کو سرد کرو۔ آؤ! اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رحم و کرم کے ٹھنڈے سائے تلے پناہ حاصل کر لو۔ اٹھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرو۔ آؤ! اگر تم اس بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں سے اپنے آپ کو

محفوظ رکھنا چاہتے ہو۔ (خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۱۱؍اگست ۱۹۶۷ء۔ خطباتِ ناصر جلد اوّل صفحہ ۸۰۸)

باقی جہاں تک جنّوں اور بھوتوں کے تصور کی بات ہے تو غیر از جماعت لوگوں میں جنّوں اور بھوتوں کے بارے میں جو تصور پایا جاتا ہے، قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ قرآن کریم اور احادیث میں جنّ کا لفظ کثرت کے ساتھ اور مختلف معنوں میں آیا ہے۔ اور ہر جگہ سیاق و سباق کے مطابق اس لفظ کے معانی ہوں گے۔

جنّ کے بنیادی معنی مخفی رہنے والی چیز کے ہیں۔ جو خواہ اپنی بناوٹ کی وجہ سے مخفی ہو یا اپنی عادات کے طور پر مخفی ہو اور یہ لفظ مختلف صیغوں اور مشتقات میں منتقل ہو کر بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ان سب معنوں میں مخفی اور پس پردہ رہنے کا مفہوم مشترک طور پر پایا جاتا ہے۔

چنانچہ جنّ والے مادہ سے بننے والے مختلف الفاظ مثلاً جَنَّ سایہ کرنے اور اندھیرے کا پردہ ڈالنے، جنین ماں کے پیٹ میں مخفی بچہ، جنون وہ مرض جو عقل کو ڈھانک دے، جنان سینہ کے اندر چھپا دل، جَنَّۃ باغ جس کے درختوں کے گھنے سائے زمین کو ڈھانپ دیں، مِجَنَّۃ ڈھال جس کے پیچھے لڑنے والا اپنے آپ کو چھپالے، جانّ سانپ جو زمین میں چھپ کر رہتا ہو، جَنن قبر جو مردے کو اپنے اندر چھپالے اور جُنَّۃ اوڑھنی جو سر اور بدن کو ڈھانپ لے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

پھر جنّ کا لفظ باپردہ عورتوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیز ایسے بڑے بڑے رؤسا اور اکابر لوگوں کے لئے بھی بولا جاتا ہے جو عوام الناس سے اختلاط نہیں رکھتے۔ نیز ایسی قوموں کے لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جو جغرافیائی اعتبار سے دور دراز کے علاقوں میں رہتے اور دنیا کے دوسرے حصوں سے کٹے ہوئے ہیں۔

اسی طرح تاریکی میں رہنے والے جانوروں اور بہت باریک کیڑوں مکوڑوں اور جراثیم کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے رات کو اپنے کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا ارشاد فرمایا اور ہڈیوں سے استنجا سے منع فرمایا اور اسے جنوں یعنی چونٹیوں، دیمک اور دیگر جراثیم کی خوراک قرار دیا۔

علاوہ ازیں جنّ کا لفظ مخفی ارواح خبیثہ یعنی شیطان اور مخفی ارواح طیبہ یعنی ملائکہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ۔ (سورۃ الجن:۱۲) یعنی ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور کچھ اس کے خلاف بھی ہیں۔

پس جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ ہر جگہ سیاق و سباق کے اعتبار سے اس لفظ کے معانی ہوں گے۔

جنّوں کے متعلق میرا ایک تفصیلی جواب الفضل انٹرنیشنل ۲۵؍جون ۲۰۲۱ء میں اردو میں اور الحکم ۰۲؍جولائی ۲۰۲۱ء میں انگریزی زبان میں شائع ہو چکا ہے، وہاں سے بھی اس بارے میں استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ قرآن کریم میں حوروں کا جو ذکر ہے، غیر از جماعت لوگ اس کا غلط مطلب نکالتے ہیں۔ ان حوروں سے اصل میں کیا مراد ہے؟ اسی طرح انہوں نے پوچھا کہ شادی کے بعد عورت کے لئے خاوند کا نام اپنانا ضروری ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۲۱ء میں ان سوالات کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: جنت کی نعماء کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں جو امور بیان ہوئے ہیں وہ سب تمثیلی کلام ہیں اور صرف ہمیں سمجھانے کے لئے ان چیزوں کی دنیاوی اشیاء کے ساتھ مماثلت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔ (الرعد:۳۶) یعنی اس جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے (یہ ہے)۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (السجدہ:۱۸) یعنی کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے ان کے اعمال کے بدلہ کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا۔ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا مِنْ بَلْهِ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ۔ (صحیح

بخاری کتاب التفسیر) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے۔ وہ نعمتیں ایسا ذخیرہ ہیں کہ ان کے مقابل پر جو نعمتیں تمہیں معلوم ہیں ان کا کیا ذکر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں: خدا نے بہشت کی خوبیاں اس پیرایہ میں بیان کی ہیں جو عرب کے لوگوں کو چیزیں دل پسند تھیں وہی بیان کر دی ہیں تا اس طرح پر ان کے دل اس طرف مائل ہو جائیں۔ اور دراصل وہ چیزیں اور ہیں یہی چیزیں نہیں۔ مگر ضرور تھا کہ ایسا بیان کیا جاتا تا کہ دل مائل کیے جائیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۴)

سورۃ السجدۃ کی مذکورہ بالا آیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں۔ سو خدا نے ان تمام نعمتوں کو مخفی قرار دیا جن کا دنیا کی نعمتوں میں نمونہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں۔ سو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں اور ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا اس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۷، ۳۹۸)

ان نعمتوں کے مخفی رکھنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کے چھپانے میں بھی ایک عظمت ہوتی ہے اور خدا کا چھپانا ایسا ہے جیسے کہ جنت کی نسبت فرمایا فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَہُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ (کہ کوئی جی نہیں جانتا کہ کیسی کیسی قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہیں) دراصل چھپانے میں بھی ایک قسم کی عزت ہوتی ہے جیسے کھانا لایا جاتا ہے تو اس پر دسترخوان وغیرہ ہوتا ہے تو یہ ایک عزت کی علامت ہوتی ہے۔ (البدر نمبر ۱۱، جلد ۱، مؤرخہ ۹؍جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۶)

جنت کی حوروں کا معاملہ بھی تمثیلی کلام پر مبنی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے چار جگہوں پر حوروں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی دو جگہ (سورۃ الدخان اور سورۃ الطور) میں فرمایا کہ ہم جنتیوں کو بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی حوروں کے ساتھ ازدواجی رشتہ میں باندھ دیں گے۔ اور باقی دو جگہ (سورۃ الرحمٰن اور سورۃ الواقعہ) میں ان حوروں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ خیموں میں محفوظ یاقوت و مرجان موتیوں کی طرح ہوں گی۔ یعنی شرم و حیا سے معمور، نیک، پاکباز، خوبصورت اور خوب سیرت ہوں گی۔ پس قرآن کریم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حوروں سے مراد نیک اور پاک جوڑے ہیں جو جنت میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے ساتھ ازدواجی رشتہ میں بندھے ہوں گے اور انہیں بطور انعام ملیں گے۔ ان جوڑے کی کیفیت کیا ہو گی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ انسان کو اس کا علم اسی وقت ہو گا جب وہ جنت میں جائے گا۔

باقی جہاں تک اس بارے میں قرآنی تفاسیر کا تعلق ہے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ البقرہ کی آیت وَ لَہُمۡ فِیۡہَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَہَّرَۃٌ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنتیوں کو وہاں پاک ساتھی یعنی پاک بیویاں اور پاک خاوند ملیں گے جو ایک دوسرے کی روحانی ترقی میں مدد کرنے والے ہونگے۔ اس لئے اس دنیا کے میاں بیوی اگر اگلے جہاں میں بھی اکٹھا رہنا چاہتے ہیں تو مرد کو اپنی نیکی کے ساتھ اپنی بیوی کی نیکی کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور عورت کو اپنی نیکی کے ساتھ اپنے خاوند کی نیکی کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور دونوں کو ایک دوسرے کو نیک بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تا کہ ایسا نہ ہو کہ میاں جنت میں ہو اور بیوی دوزخ میں ہو یا بیوی جنت میں ہو اور میاں دوزخ میں ہو۔ (ملخص از تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۲۵۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ الدخان کی آیت وَ زَوَّجۡنٰہُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم ان کی ازواج کو حور بنا دیں گے اور انہیں ازدواجی رشتہ میں باندھیں گے۔ پھر اس سے اگلی آیت میں فرمایا کہ ہم ان کے ساتھ جنت میں ان کی اولاد کو بھی جمع کر دیں گے۔ اس جگہ بیوی کا ذکر اس لئے چھوڑ دیا کہ زَوَّجۡنٰہُمۡ بِحُوۡرٍ عِیۡنٍ پہلی آیت میں آ چکا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک بڑھیا سے کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی

نہیں جائے گی۔ تو اس نے رونا شروع کر دیا کہ یارسول اللہ میں کہاں مروں کھپوں گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم نہیں جاؤ گی۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی تم جوان ہونے کی حیثیت میں وہاں جاؤ گی۔ تو جب بوڑھی وہاں جوان ہونے کی حیثیت میں جائے گی تو بدصورت وہاں خوبصورت حیثیت میں جائے گی۔ جو لنگڑی لولی یہاں سے گئی ہے وہاں صحت مند اعضاء، بھر پور نشو ونما کے ساتھ جائے گی۔ تو زَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ کہ ان کے ساتھ ازدواجی رشتہ میں باندھا جائے گا بڑھیا سے نہیں، جس حالت میں اس نے اس دنیا میں اپنی بیوی چھوڑی بلکہ حُورٍ عِین کے ساتھ جو جوان بھی ہوگی، خوبصورت بھی ہوگی، نیک بھی ہوگی۔ بہر حال یہاں حور کا لفظ زوج کی حیثیت سے آیا ہے۔ (ملخص از خطبہ جمعہ مؤرخہ ۱۹ر فروری ۱۹۸۲ء، خطبات ناصر جلد نہم صفحہ ۳۸۶، ۳۸۷) شادی کے بعد بیوی کے لئے خاوند کا نام اپنانے کا سوال کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ جس کی پابندی ضروری ہو۔ اگر دل چاہے تو اپنا لیا جائے اور اگر دل نہ چاہے تو نہ اپنائے۔ اور اگر سرکاری کاغذات میں نام اپنانا لازمی ہو تو اپنا لینا چاہیے، اس میں کوئی حرج کی بات بھی نہیں۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۱ مارچ ۲۰۲۳ء)

❁❁❁

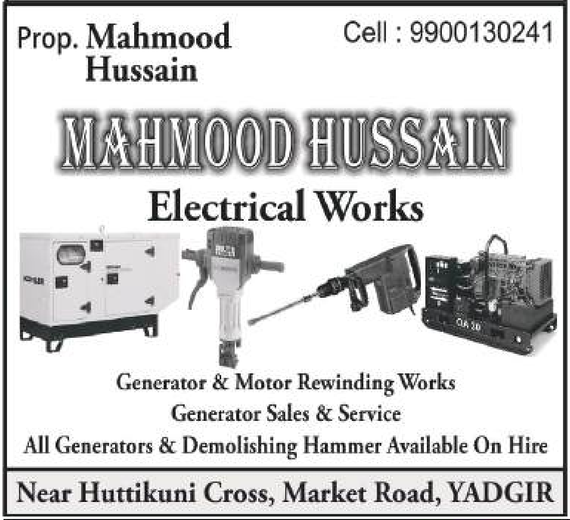

واذکروا محاسن موتاکم

محترم BM داؤد احمد صاحب بنگلور M.A.LLB کا ذکر خیر

از محمد کلیم خان مبلغ انچارج مڈیکری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک

بلانے والا سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم بی۔ایم۔داؤد احمد صاحب آف بنگلور کی مورخہ 2 ستمبر 2023 بروز ہفتہ بنگلور میں وفات ہوئی۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔

آپ کے دادا حضرت موسیٰ رضا صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بذریعہ خط بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ بنگلور کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کی اولاد بھی آج تک جماعت اور خلافت سے وابستہ ہے۔ جو کہ بنگلور، شموگہ اور حیدرآباد میں مقیم ہیں۔ آپ کے والد محترم بی۔ایم۔ بشیر احمد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے جماعتی خدمات کی توفیق دی۔ آپ نے جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بنگلور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے 5 بیٹوں سے نوازا۔ مکرم بی۔ایم۔ نثار احمد صاحب مرحوم، بی۔ایم۔ خلیل احمد صاحب، بی۔ایم۔ داؤد احمد صاحب مرحوم، بی۔ایم۔ کریم احمد صاحب اور بی۔ایم۔ بشارت احمد صاحب۔

مکرم بی۔ایم۔ داؤد احمد صاحب مرحوم اپنے بھائیوں میں سے تیسرے نمبر پر تھے۔ آپ M.A. LLB تھے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے آپ کو قادیان دارالامان خدمت کے لئے بھجوایا۔ آپ مع اہل خانہ قادیان دارالامان منتقل ہوگئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار سال (1973-1977) تک مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمت بجالانے کا توفیق عطا فرمایا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو نصرت گرل اسکول میں عرصہ تین سال (1973-1976) بطور استانی خدمت کی توفیق ملی۔ بنگلور میں گھریلو حالات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر واپس آنا پڑا۔ پھر آپ بنگلور میں ہی مستقل مقیم رہ گئے۔

آپ کی شادی محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب احمدی کی صاحبزادی محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے عزیز محمود احمد صاحب اور ایک بیٹی عزیزہ صبیحہ سلطانہ سے نوازا۔ آپ کے داماد محترم فرخ سیر (جو کہ مکرم نور عالم صاحب مرحوم سابق امیر کولکتہ بیگوسرائے بہار کے تھے) کی وفات بوجہ کینسر عارضہ میں ہوگئی تھی۔ آپ کو اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی صبر اور حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ کو نہ صرف برداشت کرنے کی توفیق دی۔ بلکہ اپنی بیٹی اور نواسوں کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ اور مناسب تعلیم و تربیت کا تاوقت اپنی وفات ہر ممکن انتظام کیا۔

آپ بہت ہی خوش اخلاق اور فدائی احمدی تھے۔ باوجود بیماری کے مسجد میں آنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔ خلافت سے بے انتہاء محبت رکھنے والے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطابات باقاعدہ سنا کرتے۔

خاکسار (محمد کلیم خان) کو ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ بنگلور میں بطور مبلغ انچارج خدمات سلسلہ کی توفیق ملی۔ اکثر آپ کے گھر ہمارا آنا جانا ہوتا رہتا تھا۔

مہمان نوازی کا خاص وصف آپ کے اندر موجود تھا۔ مرکزی نمائندگان سے بہت ہی احترام سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اہل خانہ کو صبر کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اور درجات بلند فرمائے۔ آمین

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

❁❁❁

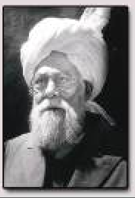

فتاویٰ مصلح موعودؓ

بہائی عورت سے شادی

یہاں ایک شخص بہائی عورت بیاہ کر لایا وہ اسے میرے پاس لایا۔ اس وقت میں گول کمرہ میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور کہا کہ آپ اسے تبلیغ کریں۔ مجھے اس وقت ایسا معلوم ہوا میری اور اس کی روحیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے جسم سے ایک چیز نکل کر اس سے ٹکراتی ہے۔ اس سے میں نے معلوم کرلیا کہ یہ عورت ہدایت نہیں پائے گی۔ چنانچہ وہ مدتوں یہاں رہی اور احمدی نہ ہوئی۔ ایک دفعہ اس نے بعض اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے احمدیت کا اظہار بھی کیا مگر بعد میں پھر وہ اپنی پہلی حالت پر آگئی۔

(خطبات محمود، جلد ۳ ۔صفحہ ۴۸۰)

ہندو عورت سے شادی

اسلام کی رو سے ایک ہندو اور ایک یہودی لڑکی کے ساتھ بھی نکاح ہو سکتا ہے اور گو یہ رواج آج کل نہیں ہے لیکن اب بھی اگر ایک مسلمان ہندو لڑکی سے یا یہودی لڑکی سے شادی کرلے تو ایک ہی وجود پر ایک طرف مسلمان اسے پوتا کہہ کر جان دے گا تو دوسری طرف ایک ہندو اسے نواسہ کہہ کر جان دے گا اور آپس کے اختلافات بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔ لیکن یہ بات تبھی کامیاب ہوسکتی ہے جب اسے کثرت سے رائج کیا جائے اور پھر بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ مسلمانوں میں صرف اکبر نے اس پر عمل کیا لیکن جب باقی مسلمانوں نے اس پر عمل نہ کیا تو اکبر کا کام بھی بیکار ہو کر رہ گیا اور بجائے فائدہ رساں کے مضر ہو گیا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم - سورۃ الفرقان ۔صفحہ ۵۲۴)

ایک مسلمان ہندو لڑکی سے شادی کر سکتا ھے

اسلام کی رو سے ایک ہندو اور ایک یہودی لڑکی کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے گو یہ رواج آج کل نہیں ہے۔ اب اگر ایک مسلمان مرد ہندو لڑکی سے یا یہودی لڑکی سے شادی کرے تو اس پر دوسرے مسلمان کفر کا فتویٰ لگادیں۔ مگر اسلام میں ایسے نکاح کی اجازت ہے اور اس سے تعلقات وسیع ہوتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اکہ ایک ہی وجود پر ایک طرف مسلمان پوتا کہہ کر جان دیتا اور اس سے محبت کرتا ہو تو دوسری طرف ایک نواسہ کہہ کر اس پر جان دیتا ہو اور اس سے محبت کرتا ہو۔ اس ذریعہ کو اختیار کرنے سے مذاہب کے اختلاف دور ہو جائیں گے۔

(خطبات محمود، جلد ۳ صفحہ ۴۴۸)

(ماخوذ از فرمودات مصلح موعود صفحہ ۲۲۷-۲۲۸)

❁❁❁

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

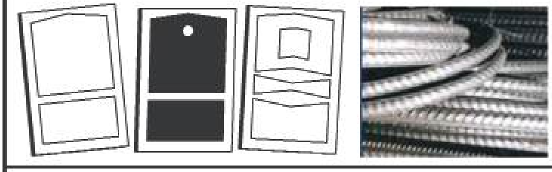

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

DIARY DOSE

یہ کلاسیں مسجد فضل سے ملحقہ محمود ہال میں منعقد ہوتی ہیں۔ پہلے پہل جامعہ احمدیہ یوکے کی نشست بھی اسی طرح ہوتی تھی کہ جامعہ احمدیہ کے طلبا محمود ہال آجاتے اور حضور انور کی صحبت سے فیضیات ہوتے۔ پھر جامعہ احمدیہ کی قسمت جاگی اور حضور بنفسِ نفیس جامعہ تشریف لے جانے لگے۔ جامعہ کے طلبا اپنی مادرِ علمی کو خوب چمکاتے کہ عالمِ روحانی کا بادشاہ خود چل کر ان کے پاس تشریف لے جا رہا ہوتا۔ انہیں پتہ تھا کہ یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔ جامعہ یوکے کی پہلی عمارت مسجد فضل لندن سے کوئی پندرہ یا بیس منٹ کے فاصلہ پر تھی۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ کا یہ خاص سلوک ہے کہ ہر عمارت بہت جلد چھوٹی پڑ جاتی ہے۔ سو یہ عمارت بھی جامعہ احمدیہ کی ضروریات کے لئے کافی نہ رہی۔ لندن سے باہر کوئی ۴۵ منٹ کی مسافت پر اللہ تعالیٰ نے ایک بہت ہی خوبصورت مقام پر ایک بہت ہی کشادہ عمارت جامعہ یوکے کے لئے عطا فرما دی۔ اب جب بھی ان کی حضور انور کے ساتھ نشست ہوتی، حضور یہ سفر اختیار کر کے وہاں تشریف لے جاتے۔ غالباً ۲۰۱۳ کے موسمِ سرما میں ایک روز ان کی نشست ہونا تھی۔ لندن اور اس کے نواح میں اب برف کم کم ہی پڑتی ہے۔ مگر اس روز برف نے بھی جانے کیا ٹھان لی کہ پڑی اور پڑتی ہی چلی گئی۔ ٹی وی پر محکمہ موسمیات نے ہر طرح کی وارننگ جاری کر دی۔ باہر نکلنے سے پرہیز، سفر اختیار نہ کرنے کی ہدایت اور جانے کیا کیا احتیاطی تدابیر۔ ایسے میں مسجد فضل سے جامعہ ایک پیغام گیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ حضور ضرور تشریف لے جائیں گے اور نشست ضرور ہو گی۔ اس روز جامعہ کے طلبا اور اساتذہ نے مل کر ''وقارِ عمل'' کی تاریخ کا ایک عجیب باب رقم کر دیا۔ سب سے بڑا مرحلہ وہ راستہ تھا جو بڑی سڑک سے اتر کر جامعہ کی عمارت تک جاتا ہے۔ اسی پر سے حضور کے قافلہ نے گزرنا تھا اور یہ نہایت اونچی اور بل کھاتی، اور خاصی طویل ڈھلان ہے۔ Grit (برف پگھلانے والا نمک) برف کی اس قدر دبیز تہوں کو پگھلانے سے قاصر تھا۔ بعد میں ایک دوست سے معلوم ہوا کہ اس راستہ کو صاف کرنے کے لئے مناسب سامان تو میسر نہ تھا، مگر اپنے امام کے عشق میں سرشار ان طلبا اور اساتذہ نے یہ کیا کہ ایک بڑا سا لوہے کا ستون لے کر اسے ایک گاڑی کے پیچھے باندھا، دو نوجوان اس ستون کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے اور گاڑی آہستہ آہستہ اس ڈھلان پر چلائی گئی۔ یہ ستون مضبوطی سے زمین پر رگڑ کھاتا جاتا اور برف کو راستے سے صاف کرتا جاتا۔ برف تھی کہ پڑتی جاتی تھی اور اس ڈھلان کو بار بار پھسلن بناتی جاتی۔ مگر اپنے محبوب کے عشق میں یہ دیوانے یہی عمل دہراتے رہے تاوقتیکہ اگلی صبح حضور کے آنے کا وقت ہو گیا۔ حضور اپنے قافلہ کے ہمراہ اس راستہ پر بڑی حفاظت سے گزر کر جامعہ احمدیہ یوکے کی عمارت میں تشریف لے گئے اور کلاس کا انعقاد ہوا۔ جا کر فرمایا کہ یونہی نہیں چھوٹے موٹے چیلنجز سے گھبرا جاتے۔ جو کام کرنا ہے وہ کرنا ہے۔ پھر اس کے بعد معمول کے مطابق نشست ہوئی۔ لندن کے نواح میں واقع، برف کی چادروں میں لپٹی اس عمارت کے اندر علم اور عشق اور محبت کے الاؤ روشن ہوئے، اور وہاں موجود سبھی خوش نصیبوں نے اس ٹھٹھرتی صبح میں، اپنے وجود میں ایمان کی حدت کو محسوس کیا۔ باہر تو برف پڑی رہی، مگر میدانِ عمل کے لئے تیار ہونے والے ان نوجوانوں کے باطن کی کتنی ہی برفیں پگھل گئیں ہوں گی۔ دنیا کا کون سا قائد ہے جو صرف قول سے ہی نہیں، بلکہ اپنے فعل سے زندگی کو برتنے کے قرینے سکھاتا ہو۔ منہ سے بات کر دینا تو دنیا کا سب سے آسان کام ہے۔ لیکن

جالپٹ جا لہر سے، دریا کی کچھ پروا نہ کر

کا عظیم سبق صرف عمل سے دیا جا سکتا ہے، سو حضور نے کیا ہی خوب دیا۔

جامعہ کے ساتھ نشست کی بات چل رہی ہے تو ایک اور بات جو ہمیشہ

میرے لئے بہت ہی ایمان افروز رہی ہے، آپ کے ساتھ بھی بانٹنا چاہتا ہوں، کہ یہ دولت بھی بانٹنے سے بڑھتی ہے۔

یہ کلاسیں اکتوبر ۲۰۰۳ میں شروع ہوئیں۔ ننھے منے بچے ان کلاسوں میں آنا شروع ہوئے۔ نہایت معصوم باتیں، معصوم سے لطیفے سناتے۔ حضور سنتے۔ خود بھی ان کی عمر کے لحاظ سے حضور انہیں لطائف سناتے۔ ان سے حروفِ تہجی کی باتیں کرتے۔ معصوم سی پہلیاں پوچھتے۔ ابھی خلافتِ خامسہ کا سورج طلوع ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے۔ جماعت احمدیہ کے وہ مخالفین جو خلافت رابعہ کے بعد جماعت کو معاذ اللہ بکھرتا ہوئے دیکھنے کے سپنے سجائے بیٹھے تھے، ابھی اپنے زخم چاٹ رہے تھے۔ خلافتِ خامسہ کے قیام کے ذریعہ خلافتِ احمدیہ کے استحکام کا نظارہ دیکھ کر ان کے زبانیں گنگ ہو کر رہ گئی تھیں۔ مگر ان کی مایوسی انہیں کھسیانی بلی کی طرح کھمبے نوچنے کی طرف لے گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کی گہرائی ابھی کسی پر بھی عیاں نہ تھی (سچ پوچھیں تو آج بھی اپنوں، غیروں بلکہ کسی پر بھی اس بلند و بالا، فلک بوس ہستی کے جوہر پوری طرح عیاں نہیں۔ یہ بات میں سب سے پہلے اپنے آپ کو شامل کر کے عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں)۔ تو دشمن اپنے چھوٹے پن کے اظہار میں حضور انور کی مختلف باتوں کو استہزا کا نشانہ بنایا کرتے۔ کبھی آپ کے طرز تکلم پر ہنستے، کبھی آپ کے خطبہ پر باتیں بناتے اور پھر کلاسیں شروع ہوئیں تو ان کلاسوں پر بھی پھبتیاں کسنے لگے۔ کہ ”جناب! آپ یہی کام کیا کریں کہ بچوں کو الف ب پ سکھایا کریں، امت مسلمہ کی رہنمائی آپ کیا کریں گے“ (نعوذ باللہ)۔

حضرت صاحب تو ایک چٹان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بہت کچھ باتوں کا تو مجھ آپ کو علم بھی نہ ہو گا، مگر جو میرا مشاہدہ ہے، اس کی بنیاد پر مجھے کہنے دیجیے کہ میں نے خود دیکھا کہ اس چٹان سے کئی منہ زور لہریں ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر پھوڑتی رہیں، مگر یہ چٹان خدا کی طرف سے اٹھائی گئی چٹان تھی۔ یہ ہر منہ زور لہر کو اپنے سینہ پر کھا کر نہ صرف قائم و دائم رہی، اور رہے بلکہ اپنے پیچھے پھیلی آبادیوں کو بھی ان طوفانوں سے بچاتی رہی اور بچاتی ہے۔ مجھے حضور کے دل کا حال معلوم ہونے کا دعویٰ ہے نہ یہ دعویٰ کسی کو زیبا ہے۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ

اُس کی آنکھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے فراز
رونے والوں کی طرح، جاگنے والوں جیسی

فرازؔ تو نہ جانے کس دنیوی محبوب کے لئے کس ادنیٰ محبت کے اظہار میں ایک بڑا شعر کہہ گیا۔ مگر مجھے یہ شعر ہمیشہ اپنے اور آپ کے اور ہم سب کے محبوب کے لئے موزوں نظر آیا۔ ہمیں تو کوئی تکلیف پہنچے، ہم فوراً اپنے اس محبوب کو لکھ بھیجتے ہیں یا زبانی کہہ دیتے ہیں۔ بچوں کی طرح جا کر کہہ دیا کہ فلاں شخص کی فلاں بات سے میرا دل بہت دکھا۔ فلاں مسئلہ درپیش ہے۔ فلاں بیمار ہے۔ فلاں پریشان ہے۔ مگر اس آدمی کے پاس تو کوئی دوسرا آدمی نہیں کہ جس کے پاس وہ اپنے درد و الم کی متاع گروی رکھوا کر سکون کی دولت لے آئے۔ یہ آدمی تو جاگتا ہے اور روتا، اس رب کے حضور جس نے اسے اپنی آخری جماعت کی امامت سپرد فرمائی ہے۔ تو حضور کو صرف اسی دشنام طرازی کا سامنا نہیں جو ہمارے سامنے انٹرنیٹ وغیرہ پر آ جاتی ہے۔ حسد کی آگ میں جلتے دشمن اور منافقین تو جانے گمنام خطوں میں بھی کیا کیا کچھ لکھ بھیجتے ہوں گے۔ مگر یہ تیز گام آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔

سو مخالفین ان کلاسوں پر پھبتیاں کستے رہے اور حضور اپنے عظیم الشان کاموں کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ہفتے ان ننھے منے بچوں کے ساتھ حروفِ تہجی اور ننھی منی پہیلیوں کی کھیلیں کھیلتے رہے۔

ایک گزشتہ مضمون میں خاکسار بڑی تفصیل سے عرض کر چکا ہے کہ ہم تو وہاں دیکھ ہی نہیں سکتے جہاں حضور انور کا دیدۂ بیناد دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ بچے عمر کی منزلیں طے کرتے گئے۔ چھوٹے بچوں کی کلاس ”بستانِ وقفِ نو“ سے ”گلشنِ وقفِ نو اطفال“ میں آ گئے۔ پھر اور بڑے ہوئے تو ”گلشنِ وقفِ نو خدام“ میں آ کر اپنے آقا کے حضور بیٹھنے لگے۔ پھر انہی میں سے کچھ ”طلبا جامعہ کے ساتھ نشست“ میں اپنے آقا سے

فیض پانے لگے۔ یہی بچے جو اپنے آقا سے حروفِ تہجی سیکھا کرتے تھے اور اردو بمشکل بول پاتے تھے، اب ان ''نشستوں'' میں اپنے آقا کے ساتھ اردو میں ہمکلام ہوتے۔ انہی میں سے اکثر اردو میں تقاریر کرتے۔ سبھی اپنے آقا سے اردو میں سوالات پوچھتے اور اردو میں ان کے جوابات کو سمجھ جاتے۔ ان کی گفتگو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئی ایک خاص روشنی نظر آتی۔ یہ روشنی دیکھنے والے کی آنکھ تک پہنچتی تو اس روشنی میں حضورِ انور کی محبت اور توجہ کا رنگ سب رنگوں پر غالب نظر آتا۔

اسی روشنی کی ایک کرن نے ایک روز میرے دل کو بڑی شدت کے ساتھ چھو لیا۔ میں نے اجازت چاہی کہ ایم ٹی اے پر نوجوانوں کے لئے ایک ایسا پروگرام شروع کیا جائے جس میں طلباء جامعہ ان کے سوالوں کے جواب دیں۔ یوں نوجوان نوجوان سے بات کرے گا تو اچھا اثر ہوگا۔ حضور نے فی الفور فرمایا ''کرو! کس نے روکا ہے!'' حضور کا ایسا جملہ جس میں بھرپور اجازت ہو ہمیشہ چھوٹی سی کوشش کو بھی بھاگ لگا دیتا ہے۔ تجربہ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ اگر کسی تجویز پر حضور کی طرف سے پوری خوشی نظر نہ آئے اس تجویز کو دور سے سلام کر کے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہاں تک کہ یہ جملہ کہ ''ٹھیک ہے! کر کے دیکھ لو'' یا پھر یہ کہ ''اچھا! چلو کر لو'' بھی سرخ بتی سے کم نہیں ہوتے۔ شروع شروع میں میں نے ایسے جملوں کو نارنگی بتی خیال کر کے اس میں گزر کر دیکھا۔ یا حادثہ ہو جاتا ہے یا ہوتے ہوتے بچتا ہے۔ ہری بتی صرف وہ شرح صدر رہے جو کسی خوش بخت تجویز پر، کسی خوش بخت لمحہ میں، اللہ کے خاص فضل کی جھڑی میں حضور کی چشمِ مبارک یا لہجۂ مبارک سے محسوس ہو جائے۔

پس حضور انور کی اس منظوری کے ساتھ ہی اس پروگرام کی تیاری پر کام شروع کر دیا گیا۔ تیاری کے ساتھ ساتھ پروگرام کے نام کی تجویز پر بھی غور ہونے لگا۔ جس جس کے ذہن میں جو نام آیا، ہم لکھتے گئے۔ فہرست تیار ہو جانے پر تمام نام دورانِ ملاقات میں نے رہنمائی کی غرض سے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور انور نے Beacon of Truth کے نام کو منظور فرمایا۔

جس روز پروگرام کی ریکارڈنگ کا وقت آیا، ہم نے تین سٹول رکھے، پیچھے ایک خوش رنگ پردہ لٹکایا اور پروگرام ریکارڈ کر لیا۔ اس پروگرام کو منصور احمد کلارک صاحب (حال مربی سلسلہ لندن ریجن) نے پیش کیا۔ پروگرام کے شرکا میں ایاز محمود خان صاحب (حال مربی سلسلہ وکالتِ تصنیف لندن)، قاصد معین احمد صاحب (حال مربی سلسلہ شعبہ پروگرامنگ ایم ٹی اے) اور شہزاد احمد صاحب (حال مربی سلسلہ ریویو آف ریلیجنز) شامل تھے۔ یہ سب اس وقت جامعہ احمدیہ یوکے کے طلبا تھے۔

پروگرام کی ریکارڈنگ شروع ہونے لگی اور میں کنٹرول روم میں جا کر بیٹھا تو سکرین پر ان نوجوانوں کو دیکھ کر میری آنکھیں فرطِ جذبات سے ڈبڈبا گئیں۔ مجھے منصور کلارک کے وہ دن یاد آ گئے جب وہ ننھا سا بچہ تھا اور ہر کلاس کے لئے اپنی والدہ کے ساتھ برمنگھم سے سفر کر کے کلاس میں شامل ہونے کے لئے آیا کرتا تھا۔ اردو پڑھنی نہیں آتی تھی اور ہر کلاس سے پہلے انگریزی حروفِ تہجی میں لکھی اردو زبان کی عبارت میرے ساتھ دہرایا کرتا۔ اُس کی والدہ کلاس سے کچھ دن پہلے فون کر کے اپنی تشویش کا اظہار کرتیں اور کہتیں کہ اس کی تیاری اچھی نہیں ہے۔ پتہ نہیں بول بھی پائے گا یا نہیں، میں سوچ رہی ہوں اسے مسجد کے پاس کسی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرا دوں تا کہ وہاں رہ کر تیاری کر لے۔ قاصد معین کا بھی چہرہ نظروں کے سامنے گھوم گیا جب وہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں حضور کی کلاس میں بیٹھا تھا۔ ایک روز حضور نے ایک گروپ فوٹو میں سے بزرگان کی شناخت بچوں سے کروائی۔ ایک بزرگ کو کوئی نہ بوجھ سکا، مگر قاصد نے ہاتھ کھڑا کر کے بتایا کہ یہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ ہیں۔ حضور نے اس ننھے سے بچے کی بات سن کر فرمایا تھا ''کمال کر دیا تم نے۔ تم نے کیسے پہچان لیا؟''

آج یہ پودے جو حضور نے خود بوئے تھے، پھر انہی کلاسوں اور

ملاقاتوں میں ان کی نشوونما کی تھی، انہیں پالا پوسا تھا، آج اپنے دین کی خاطر اپنے سینہ پر ہر طرح کا وار سہنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ کہاں گئے وہ ہنسی ٹھٹھا کرنے والے؟ آج خدا کی قدرت نے ان شریروں کے منہ پر کیسا طمانچہ مارا۔ یہی بچے تھے نا جنہیں ایک درویش الف ب پ پڑھایا کرتا تھا؟ یہی تھے نا جو ایک صوفی منش کی پوچھی ہوئی سادہ سی پہیلیاں بوجھا کرتے تھے؟ یہی تو تھے جو اس کلاس کے بعد اس سادہ لوح، عظیم المرتبت ولی اللہ کی طرف سے دیئے گئے کھانے کے ڈبے اٹھا کر گھروں کو جایا کرتے تھے اور سارا گھرانہ اس کھانے کو تبرک سمجھ کر کھایا کرتا تھا؟ اس معصوم ادا پر بھی تو شریر طبع نادان استہزا کیا کرتے تھے۔ مگر آج دیکھو کہ بقول شاعر

'اِن' کو دعائیں خوب لگیں اپنے پیر کی

اور تم اپنے زخم چاٹتے، کھمبا نوچتے ماضی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں کہیں کھو گئے۔ تمہیں تو تاریخ بھی یاد رکھنے پر تیار نہیں اور یہاں ہر دن تاریخ ساز ہوتا ہے اور ہر رات میں ایک نہیں کئی Beacon of Truth روشن ہوتے ہیں۔

خیر، پروگرام ریکارڈ ہوا۔ اس کی ریکارڈنگ حضورِ انور کی خدمت میں بغرضِ ملاحظہ و رہنمائی پیش کی گئی۔ حضور نے ازراہِ شفقت اس کی منظوری عطا فرمائی۔ مگر ایک اور مزے کی بات یہ ہوئی کہ میں ایک کام کے سلسلہ میں کیمبرج یونیورسٹی میں تھا۔ وہاں برادرم محترم ظہیر احمد خان صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کا فون آیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی ابھی کچھ دیر پہلے حضور انور سے ملاقات تھی۔ حضور انور نے انہیں بڑی محبت اور فخر سے ان نوجوانوں کی کاوش دکھائی۔ خود DVD لگائی۔ پھر یہاں وہاں سے چلا کر ان کی گفتگو دکھاتے رہے کہ یہ دیکھو ان بچوں نے کتنا اچھا کام کیا ہے۔ اسی سال ہماری ایم ٹی اے کا فورم ہوا تو اس میں بھی دنیا بھر سے آئے ہوئے ایم ٹی اے کے بیرونِ ملک سٹوڈیوز کے نمائندگان سے خطاب فرماتے ہوئے اس پروگرام کا ذکر فرمایا اور بڑی محبت سے ان بچوں کے کام کو سراہا، کہ ایک نوجوان پریزینٹر بن گیا، باقی پینل میں بیٹھ گئے اور اشاعتِ دین کا کام شروع کر دیا۔ کیسی عجیب بات ہے۔ یہ تو حضور کا کرشمہ تھا۔ حضور اپنی کرشمہ سازی پر بھی اپنے غلاموں کو سراہتے جاتے ہیں۔

پھر ۲۰۱۲ میں جامعہ احمدیہ یوکے کی پہلی کلاس فارغ التحصیل ہوئی۔ ان کی تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ ان میں بہت سے چہرے وہی تھے جو کبھی بہت چھوٹے بچے ہوا کرتے تھے اور حضور کی کلاسوں میں پروان چڑھے تھے۔ حضور اپنے دستِ مبارک سے انہیں چاکلیٹ دیا کرتے تھے۔ کبھی لکھنے کے لئے قلم عنایت فرمایا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپیاں ان کو دیتے، انہیں پہننے کو کہتے، کبھی خود پہناتے اور کبھی یہ بھی فرماتے کہ یوں نہیں یوں پہنتے ہیں۔ آج یہ بچے جن کی ٹوپیاں حضور سیدھی کروایا کرتے تھے، مربیان سلسلہ بن کر میدانِ عمل میں جانے کے لئے تیار تھے۔ آج حضور انہیں اپنے دستِ مبارک سے ''شاہد'' کی ڈگریاں عطا فرما رہے تھے۔ پھر اگلے سال ۲۰۱۳ میں دوسری کلاس فارغ التحصیل ہوئی۔ ان کی گریجویشن کی تقریب میں بھی حضور تشریف لے گئے۔ اس روز بھی فارغ التحصیل ہونے والی کلاس میں بہت سے چہرے وہ تھے جنہیں دشمنانِ احمدیت نے انہی کلاسوں میں دیکھا ہوگا جن کا وہ استہزا کیا کرتے تھے۔ عبدالقدوس عارف، مصور احمد شاہد، شہزاد احمد، عقیل احمد کنگ، قاصد معین احمد۔ ان سب کا خمیر انہی کلاسوں سے تو اٹھا تھا جہاں حروفِ تہجی اور ننھی منی پہیلیاں اور دینی معلومات کے معصوم سے سوالات پوچھے جاتے تھے۔ یہی بچے کلاسوں میں اپنی معصوم سی آوازوں میں کبھی ترانے اور کبھی نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ میں تو ان سارے نظاروں کا ایک خاموش تماشائی رہا تھا۔ خوشی کے جذبات اگر مجھ تماشائی پر غلبہ کر رہے تھے تو اس سارے منظر نامہ کے سب سے اہم کردار کا دل اپنے رب کے حضور کس قدر شکر بجالایا ہوگا۔ حضور کا دل تو باغ باغ ہو گیا ہوگا۔ مگر دینِ اسلام کی اس مضبوط چٹان پر جذبات کا اظہار بھلا کس نے دیکھا ہے۔ آج حضور انہیں میدانِ عمل کے اسرار و رموز سمجھا رہے تھے۔ انہیں فرما رہے تھے کہ قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا اور آیات کی

تفاسیر سوچنا۔ کوئی نکتہ سوجھے تو خلیفۂ وقت کو لکھنا اور توثیق ہو جانے پر اسے عام کرنا۔ حضور تو گاؤں گاؤں کو ایک رازی بخشنے جا رہے تھے، انہی بچوں میں سے جن کی بچپن کی کلاسوں میں ہونے والی تربیت کو دشمن استہزا کا نشانہ بنایا کرتا تھا۔ دشمن ہنستا تھا، اور تقدیر دشمن پر ہنستی تھی کہ تمہیں کیا معلوم کہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کا کوئی کام بے سبب نہیں ہوتا اور کوئی کوشش نامراد نہیں رہتی۔

آغاز میں تو دشمن اس بات پر بھی ہنسا کئے کہ زراعت کی تعلیم حاصل کرنے والے کو خلیفہ بنالیا۔ وہ ہنستے رہے مگر اس بات کی رمز بھی ہمیں حضرت مسیح پاکؑ سمجھا گئے تھے۔ خدا نے اس دنیا کے لئے جسمانی اور روحانی دو نظام جاری فرمارکھے ہیں۔ مادی اور روحانی دونوں دھارے متوازی چلتے چلتے ہیں۔ جہاں جسمانی ضرورت کا سامان ہے، وہاں روحانی ضروریات کا بھی رب العالمین نے انتظام فرمارکھا ہے۔ جسم کی بھوک مادی اجناس سے مٹتی ہے تو روحانی بھوک اور پیاس کے لئے عبادت ایک غذا کے طور پر مہیا فرمادی ہے۔ سو زراعت کا بھی یہی حال ہے۔ وہاں بیج بونے، اس کے اگنے، پھر کونپلیں نکلنے اور پھر پھل اور فصل کے تیار ہو جانے کا علم سیکھا اور سکھایا جاتا ہے۔ سو اس کا متوازی نظام عالم روحانی میں کس طرح چل رہا ہے، یہ ہمارے پیارے حضور کی کلاسوں نے ہمیں سمجھا دیا۔ ایک کلاس کے دوران جامعہ احمدیہ میں متعلم گیمبیا سے آئے ہوئے عبداللہ ڈبّا (مربی سلسلہ) نے حضور سے پوچھ بھی لیا کہ حضور آپ اب بھی زراعت سے شغف رکھتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ”اب میری زرعی زمینیں اور میری فصلیں تم ہو لوگ ہو“۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں نے دیکھ لیا کہ روحانی علوم کے حصول کے لئے حضور نے بیج بوئے، پھر انہیں خوب سینچا، کلاسوں کے علاوہ ملاقاتوں میں ان کی نگہداشت فرماتے رہے، انہیں چھاؤں بھی دی اور دھوپ کی تمازت سہنے کے لئے تیار بھی کیا۔ پھر ایک روز یہ کھیتی تیار ہو گئی اور اب اس کھیتی سے لاکھوں کروڑوں لوگوں تک حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر زراعت کی تعلیم تو شاید اللہ تعالیٰ نے یہی نکتہ سمجھانے کے لئے حضور کو دلائی۔ ورنہ ہم سب جانتے ہیں، ہم سب دیکھتے ہیں، ہم سب کا مشاہدہ ہے، ہم سب کا تجربہ ہے اور ہم سب قسم کھاکر یہ اقرار کرنے کو تیار ہیں کہ حضور انور کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں دنیا بھر کے علوم کی کنجی ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو کوئی سا ایک خطبہ سن لے، کوئی سی کلاس اٹھا کر دیکھ لے، دنیا کے سیاست دانوں اور دانشوروں سے گفتگو سماعت کر لے، پریس کو دیئے گئے انٹرویو بھی اب تو سب Youtube پر آ گئے ہیں۔ بس دیکھ لیں، ثبوت خود مل جائے گا۔

(وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے قسط 6 کا حصہ چہارم از آصف محمود باسط صاحب بشکریہ alislam.org)

❁❁❁

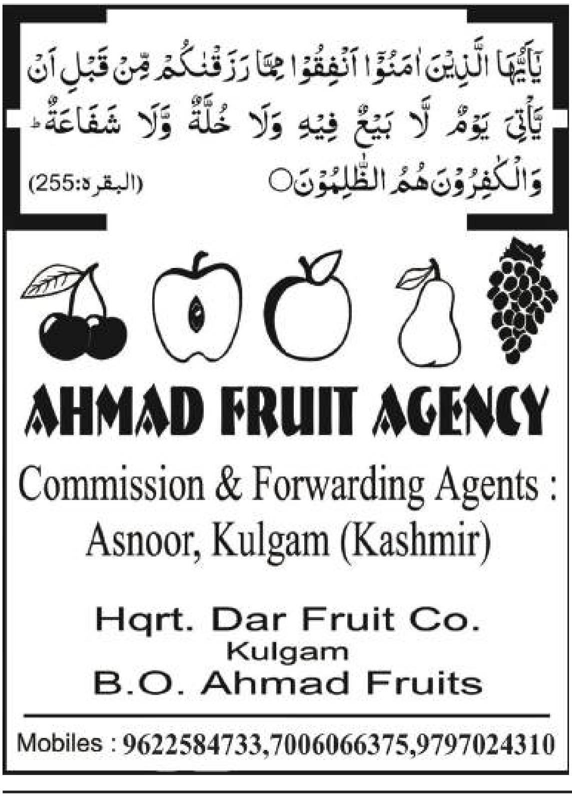

جانور ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں

جن جانوروں کے ایک دوسرے سے بات کرنے کے بارہ میں تحقیق کی گئی ہے ان میں شہد کی مکھیاں، بندر اور پرندے خصوصیت سے شامل ہیں۔ شہد کی مکھیوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی پرواز کے انداز سے بتا دیتی ہیں کہ رس چوسنے کے لیے اچھے پھول کہاں ہیں۔ بندروں پر غیر معمولی تجربات ہوئے ہیں۔ سکھانے والا بار بار کی مشق کے ذریعہ ان کو جسمانی حرکت کے انداز کے ایک سلسلہ کی تعلیم دیتا ہے جو بعض تصوّرات مثلاً پھل، شیریں، ڈش، کھولنا وغیرہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ جانور الفاظ بھی بولتے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ دلچسپ تجربات پرندوں پر ہوئے ہیں۔ پرندوں کے گانے غالباً انسانی بول چال کے قریب ترین ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ پرندوں کی بعض اقسام میں ہر خاندان کا اپنا گانا ہوتا ہے۔ مثلاً چیوفلوٹ (float) پرندے میں ہر خاندان کا الگ گانا ہوتا ہے۔ جو باپ بچوں کو سکھاتا ہے۔ ایک موسم میں جو بچے اس پرندے کے ہوتے ہیں وہ اپنے خاندان کا گانا ہی گاتے ہیں۔ مگر ان میں سے ہر پرندہ دوسرے خاندان کے گانے سے متاثر ہوتا ہے اور نئے جوڑے الگ الگ خاندانوں کے بن جاتے ہیں۔

حبشہ میں ایک پرندہ آویرلا (Averla) ہوتا ہے جو گھنے جنگل میں رہتا ہے۔ ہر جوڑے کی جگہ مقرر ہوتی ہے۔ ہر پرندہ خواہ نر ہو یا مادہ، اپنی مخصوص انفرادی لَے میں گاتا ہے۔ اور جب ان کے جوڑے بنتے ہیں تو جوڑے کے دونوں پرندے باری باری وقت کی پابندی کے ساتھ گانے کا اپنا حصہ گاتے ہیں۔ اس طرح ہر جوڑا اپنے دوگانے گاتا ہے جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ خیال ہے کہ اس طرح گھنے تاریک جنگل میں ہر جوڑے کا اپنے ساتھی سے رابطہ رہتا ہے اور جو ساتھی جنگل میں کسی وجہ سے دُور چلا جائے وہ اپنے ساتھی کے مخصوص گانے کی وجہ سے اپنی جگہ پر آجاتا ہے۔ (بشکریہ بچوں کا الفضل ۲۶ جولائی ۲۰۲۴) ❁❁

سائنس کی دنیا

Science

سمندری حیات کو آکسیجن کہاں سے ملتی ہے؟

سمندر کی تاریک تہہ میں موجود دھاتوں سے بننے والی آکسیجن کی کھوج نے سائنسدانوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔

دنیا کی تقریباً آدھی آکسیجن سمندر سے آتی ہے۔ اس دریافت سے قبل خیال کیا جاتا تھا کہ یہ آکسیجن سمندر میں موجود پودے فوٹو سنتھیسز کے ذریعے بناتے ہیں۔

فوٹو سنتھیسز وہ عمل ہے جس میں پودے سورج کی روشنی، پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو استعمال کرتے ہوئے آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔

اس عمل کے لیے سورج کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن سمندر کے اندر پانچ کلومیٹر کی گہرائی میں جہاں سورج کی روشنی داخل نہیں ہوسکتی وہاں قدرتی طور پر موجود دھات کے ٹکڑے آکسیجن پیدا کر رہے ہیں۔

دھاتوں کے یہ ٹکڑے سمندری پانی سے مل کر ایک قدرتی کیمیائی ردِعمل پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں سمندر کا پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن میں تقسیم ہوجاتا ہے۔

کئی کان کنی کی کمپنیاں سمندر کی تہہ سے دھاتوں کو نکالنے کا ارادہ رکھتی ہیں جس سے سائنسدانوں کو خدشہ ہے کہ آکسیجن پیدا کرنے کے اس عمل میں خلل پڑ سکتا ہے اور ایسی سمندری حیات کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے جن کی بقا ان سے پیدا ہونے والی آکسیجن پر منحصر ہے۔

سکاٹش اسوسی ایشن برائے میرین سائنس کے سرکردہ محقق پروفیسر اینڈریو سویٹ مین بتاتے ہیں کہ انھوں نے سنہ ۲۰۱۳ میں پہلی مرتبہ سمندر کی تہہ میں مکمل اندھیرے میں آکسیجن کی ایک بڑی مقدار پیدا

ہوتے دیکھی تھی۔
'میں نے اس چیز کو بالکل نظرانداز کر دیا کیونکہ مجھے سکھایا گیا تھا کہ آکسیجن فوٹو سنتھیسز کے ذریعے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔'
بی بی سی نیوز کو انھوں نے بتایا کہ 'بالآخر مجھے احساس ہوا کہ میں کئی برسوں سے اتنی بڑی ممکنہ دریافت کو نظرانداز کر رہا تھا۔'
پروفیسر اینڈریو اور ان کے ساتھیوں نے ہوائی اور میکسیکو کے درمیان گہرے سمندر کے ایک بڑے علاقے میں تحقیق کی جو ان دھاتی ٹکڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔
دھات کے یہ ٹکڑے اس وقت تخلیق پاتے ہیں جب سمندری پانی میں تحلیل شدہ دھاتیں کسی سیپ یا ملبے پر جمع ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں لاکھوں سال لگتے ہیں۔
ان دھات کے ٹکڑوں میں لیتھیم، کوبالٹ اور تانبے جیسی دھاتیں شامل ہیں جو بیٹریاں بنانے کے کام آتی ہیں۔ اسی لیے بہت سی کان کنی کی کمپنیاں ایسی ٹیکنالوجی تیار کر رہی ہیں جس کے استعمال سے ان دھاتوں کو سمندر کی تہہ سے نکالا جا سکے۔
لیکن پروفیسر اینڈریو کا کہنا ہے کہ ان دھاتوں سے بننے والی آکسیجن سمندر کے فرش پر موجود حیاتیات کو زندگی بخشتی ہیں۔
نیچر جیو سائنس کے جریدے میں شائع ہونے والی یہ دریافت گہرے سمندر میں کان کنی کے مجوزہ منصوبوں کے خطرات کے بارے میں نئے خدشات سے آگاہ کر رہی ہے۔ سائنسدان یہ معلوم کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ دھات کے یہ ٹکڑے بالکل کسی بیٹری کی طرح کام کرتے ہوئے آکسیجن بناتے ہیں۔
پروفیسر اینڈریو اس بارے میں وضاحت پیش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ 'اگر آپ بیٹری کو سمندری پانی میں ڈالتے ہیں، تو یہ پھڑکنے لگتی ہے، یہ اس لیے ہوتا ہے کیونکہ برقی رو دراصل سمندری پانی کو آکسیجن اور ہائیڈروجن میں تقسیم کر دیتی ہے (اسی وجہ سے بلبلے بنتے ہیں)۔'
ان کے خیال میں دھات کے ٹکڑے بھی قدرتی بیٹری کے طور پر یہ کام کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بالکل کسی ٹارچ کی بیٹری کی طرح ہے۔
'آپ ایک بیٹری ڈالتے ہیں تو ٹارچ روشن نہیں ہوتی۔ آپ دو ڈالتے ہیں اور آپ کو ٹارچ روشن کرنے کے لیے لائٹ جتنا وولٹیج مل جاتا ہے۔ اسی طرح سمندر کی تہہ میں بکھرے یہ دھات کے ٹکڑے بھی ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں ہوتے ہیں اور متعدد بیٹریوں کی طرح ایک ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔'
محققین نے اس تھیوری کو آزمانے کے لیے آلو کے سائز کے ان دھاتی ٹکڑوں کو جمع کیا اور لیبارٹری میں ان کا مطالعہ کیا۔
ان تجربات کے دوران سائنسدانوں نے ہر دھاتی گانٹھ کی سطح پر وولٹیج کی پیمائش کی جس سے ان میں موجود برقی رو کی طاقت کا پتہ چلا۔ انھوں نے پایا کہ یہ لگ بھگ ایک ڈبل اے (AA) سائز کی بیٹری جتنا وولٹیج پیدا کرتی ہیں۔
سائنسدانوں کے مطابق دھات کے یہ ٹکڑے با آسانی اتنی برقی رو پیدا کرتے ہیں جس سے سمندری پانی کے مالیکیولز کو تقسیم یا الیکٹرولائٹس کا عمل مکمل کیا جا سکے۔
محققین کا خیال ہے کہ ایسا عین ممکن ہے کہ اس طرز کا کوئی عمل چاند یا دوسرے سیاروں پر ہو رہا ہو جس سے وہاں آکسیجن پیدا ہو رہی ہو اور وہاں کا ماحول جینے کے لائق ہو۔
سمندر کے جس حصے میں یہ دریافت ہوئی ہے وہاں پہلے ہی سمندر میں کان کنی کرنے والی متعدد کمپنیوں نے اپنی تلاش کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ کمپنیاں ان دھاتوں کو نکال کر زمین تک لانے کے لیے ٹیکنالوجی تیار کر رہی ہیں۔
یو ایس نیشنل اوشیانوگرافک اینڈ ایٹموسفیرک ایڈمنسٹریشن نے خبردار کیا ہے کہ سمندری تہہ میں کان کنی وہاں موجود حیاتیات کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہیں۔
۴۴ ممالک سے تعلق رکھنے والے ۸۰۰ سے زائد سائنسدانوں نے سمندر میں کان کنی کی سرگرمیوں کو روکنے اور اس سے پیدا ہونے

sun for too long, giving the nuts an unpleasant taste and smell.

If you enjoy eating roasted nuts but don't want to miss out on these nutrients or consume extra calories, buy raw nuts from the market and roast them at home in the oven or deep fryer. This way, you can regulate the temperature and avoid the oil and high sodium content that comes with salty packaged nuts. Roasting a small amount of nuts at home will also prevent the nuts from going stale when stored for a long time. Plus, your house will be filled with a nutty aroma!

In general, nuts in both forms are rich in nutrients, and the difference is not much. However, if you have to choose, you should choose raw nuts because they are slightly healthier than roasted nuts. Make sure the nuts you buy do not contain too much salt or other spices.

❁❁❁

والے ماحولیاتی خطرات سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے ایک پٹیشن پر دستخط کیے ہیں۔

آئے دن گہرے سمندر میں کوئی نئی دریافت ہوتی رہتی ہے۔ اکثر یہ تک کہا جاتا ہے کہ گہرے سمندر سے زیادہ تو ہم چاند کی سطح کے بارے میں جانتے ہیں۔

حالیہ دریافت سے پتہ چلتا ہے کہ دھات کے یہ ٹکڑے وہاں موجود زندگی کو سہارا دینے کے لیے آکسیجن فراہم کر رہے ہیں۔

یونیورسٹی آف ایڈنبرا کے میرین بائیولوجسٹ پروفیسر مرے رابرٹس ان سائنسدانوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے سمندری تہہ میں کان کنی کے خلاف پٹیشن پر دستخط کیے ہیں۔

انھوں نے بی بی سی نیوز کو بتایا کہ ’پہلے ہی کافی شواہد موجود ہیں کہ گہرے سمندر کے ان دھاتوں کی کان کنی سے وہ ماحولیاتی نظام تباہ ہو جائے گا جسے ہم بمشکل سمجھتے ہیں۔‘

’(دھاتوں کے) یہ فیلڈز ہمارے سیارے کے اتنے بڑے علاقوں پر پھیلے ہوئے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ آکسیجن کی پیداوار کا ایک اہم ذریعہ ہو سکتے ہیں گہرے سمندر میں کان کنی کی اجازت پاگل پن ہو گا۔‘

پروفیسر اینڈریو مزید کہتے ہیں ان کے خیال میں یہ تحقیق کوئی ایسی نہیں ہے جو کان کنی کو ختم کر دے۔

’(لیکن) ہمیں مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم گہرے سمندروں میں ممکنہ حد تک ماحول دوست طریقے سے کان کنی چاہتے ہیں تو ہمیں اس تمام معلومات اور مستقبل میں حاصل ہونے والے ڈیٹا کی ضرورت پڑے گی۔‘

(بشکریہ بی بی سی اردو ۲۳ جولائی ۲۰۲۴)

❁❁❁

اُردو گوشۂ ادب

غزل
(محمد ابراہیم سرورؔ۔ قادیان)

تیری تقریر نہیں ہوگی موثّر ، سُن لے
جب نہ پہلے تُو کرے قلب مطہّر ، سُن لے
ایک قطرے پہ ترے ہم نے قناعت کر کے
جھٹ سے ٹھکرا دئے کتنے ہی سمندر ، سن لے
وعدۂ وصل وفا ہونا تھا برساتوں میں
جانے کتنے ہی گئے بیت دسمبر ، سن لے
اپنی طغیانی پہ ہے ناز اے طوفان ! تجھے
کتنے ہیں قید یہاں سینے میں ساگر ، سن لے
لاکھ تو چال چلے ، لاکھ کرے مکر و دغا
ہم نہیں دام میں آئیں گے، مکرّر سن لے
تُو اگر خود کو سمجھتا ہے سکندر ، تو سمجھ
ہم ہیں مولا میں مگن مست قلندر ، سن لے
یوں تو فرعوں کو بھی دعویٰ تھا خدا ہونے کا
کب بھلا راس کسے آیا تکبّر ، سن لے
خاص ہے کون یہاں ، کس کو پتا ، کس کو خبر؟
اب کوئی عام سنے، چاہیے گورنر سن لے
تیری بے مہری سے دل باز نہیں آئے گا
عشق تا مرگ رہے گا یہ ستمگر سن لے
ہم نہیں چاہتے ہو کرب عیاں لوگوں پر
ورنہ ہم آج بھی سب کو ہیں مُیسّر سن لے
چاند تاروں کو چراغوں سے بھلا کیا نسبت ؟
ہم نہیں ہونگے کبھی دونوں برابر، سن لے

HEALTH & FITNESS CORNER

Raw Or Roasted Nuts?

Nuts are a great addition to your daily diet. No matter which ones you choose, almonds, walnuts, cashews, peanuts, etc. They enrich your body with protein, fibre, carbohydrates, and healthy fats. Most nuts are lower in carbohydrates and higher in healthy fats, fibre and protein. Eating nuts in moderation can help balance blood sugar levels. Nuts are also rich in magnesium, selenium, phosphorus, and vitamin E, which have many benefits for the body. Nuts are often sold in two main varieties: raw and roasted.

Roasting nuts change their taste, texture, aroma and mouthfeel. This makes them crunchier and can even help make nuts a little easier to digest.

If you're trying to lose weight, you may want to avoid oil-roasted nuts. Oil-roasted nuts have oil added during cooking, which slightly increases the fat and calorie content of the nuts. Instead, opt for dry-roasted or raw nuts.

The heat used in roasting nuts can slightly reduce their antioxidant and vitamin content. Roasting can also damage some of the healthy fats. Additionally, these fats can go rancid if stored improperly in heat or exposed to the

ایک تُو ہی نہیں ، وہ بھی تو یہاں ہارے ہیں
جن کو تھا زعم کہ ہیں سب سے تونگر ، سن لے
تیرے در کا ہی سوالی ہے یہ سروؔر مولا
قرب سے روح کو کر دے تو منوّر ، سن لے

❁❁❁

this regard, I shall present another quote of the Promised Messiah (as), which illustrates how deeply he felt the pain of humanity.

The Promised Messiah (as) states:

"My state is such that if I am offering prayers and I hear the voice of someone in pain, I would prefer to break the prayer if I can assist him."

He says:

"My heartfelt desire is to alleviate his suffering and to show him as much compassion and sympathy as possible."

The Promised Messiah (as) continues:

"It is against basic moral values to fail to support or help a person who is in any kind of difficulty or pain. If you are unable to practically assist, then at the very least, you should pray for them. Never mind one's own people, I say that one must demonstrate the highest moral values and manifest great love towards others, be they Hindu or anyone else. One should never be indifferent or apathetic to the needs of others." (Malfuzat, Vol. 7 pp. 105-106 Edition 1984)

So, this was the magnificent standard of sympathy and sincere love for humanity manifested by the Promised Messiah (as). His example perfectly demonstrates our beliefs and teachings as Ahmadi Muslims, which we must reflect upon and strive to uphold. Thus, I reiterate that the water pumps or wells you install, or any other service you provide, should be purely for the sake of serving humanity.

In addition, by serving the Jama'at in its efforts to fulfil the needs of humanity, you are saving the Jama'at a lot of money, which we can utilise in the further service of mankind and for the benefit of Allah's creation. May Allah the Almighty enable you to heed what I have said and serve mankind with ever greater passion and enthusiasm. Ameen.

I also wish to mention that I have been pleased to see that the number of volunteers offering their services to the IAAAE has steadily increased in recent years. With the grace of Allah, new people are coming forward with eagerness and a sincere desire to serve humanity. May Allah reward them for their good intentions and efforts.

I pray that many more people are inspired to serve the IAAAE in the years ahead and that its members are only ever motivated by an earnest desire to serve humanity with a spirit of selflessness and humility. With these words, I pray that the IAAAE continues to go from strength to strength and plays an outstanding role in fulfilling the objective for which the Promised Messiah (as) was sent in this era of serving humanity throughout the world, irrespective of caste, creed and colour. May Allah reward all of you for your sincere efforts and enable you to be an immense source of relief and comfort to those whose lives are mired by perpetual struggle, hardship and destitution, Ameen, JazakAllah.'

structed. They have also planned large-scale agricultural and food security projects. The IAAAE should continue to develop and refine these plans whilst at the same time furthering the scope of its existing projects.

Always remember that serving humanity is a core objective for a true Muslim, as Islam instructs us to serve those in need and to show sympathy and compassion for all mankind. It was to fulfil this great task that Allah the Almighty sent the Promised Messiah (as). Thus, where the Promised Messiah (as) directed his followers to fulfil the rights of Allah the Almighty and His worship, he also repeatedly urged his followers to be ever ready and willing to serve mankind.

In this regard, on one occasion, the Promised Messiah (as) said, "Each day, every person should analyse himself and see to what extent he is concerned for the wellbeing of others and to what extent he shows love and compassion to his brothers." The Promised Messiah (as) further stated, "Sympathy for others is a huge demand and responsibility that weighs heavy on mankind." (Malfuzat, Vol. 7 p. 280 Edition 1984)

Further, whilst mentioning a Hadith that gives light to the true magnitude and importance of serving others, the Promised Messiah (as) said:

"In one Hadith, it is narrated that on the Day of Judgment, Allah will say, 'I was hungry, and you did not feed Me. I was thirsty, and you did not give Me water. I was sick, and you did not comfort Me." Upon this, those being addressed will ask, "O our Lord, when was it that You were hungry and we did not feed You? When were You thirsty, and we did not quench Your thirst? And when were You sick, and we did not comfort You?" In reply, God Almighty will say, 'A person dear to Me was suffering, and you did not show any compassion or kindness to him. To show love to him would actually have been to show love to Me.' Similarly to another community, Allah the Almighty will say, "I applaud you as you showed love and compassion to Me. When I was hungry, you fed Me. When I was thirsty, you quenched My thirst. And when I was sick, you comforted Me." The members of that community will ask, "O our Lord, when did we serve You in this way? We do not know ourselves." In response, Allah will say, "When you showed love and compassion to a person dear to Me, you are actually manifesting your love for Me.'" (Ibid)

Thus, the Promised Messiah (as) laid great emphasis upon the fact that serving humanity is a fundamental component of our faith and something that Allah the Almighty loves very much. Hence, whatever project our Ahmadi architects and engineers are working on, be they installing water wells, building affordable homes, constructing model villages, or providing energy and other essential services, their efforts should always be motivated purely out of love for humanity and a desire to attain the pleasure and nearness of Allah the Almighty.

Indeed, a primary objective of every organisation or body within our Jama'at is to benefit humanity. As members of the IAAAE, you must always keep this point at the forefront of your minds and strive to emulate the example of the Promised Messiah (as). In

Official Transcript of Address by Worldwide Head of the Ahmadiyya Muslim Community at the International Association of Ahmadi Architects and Engineers (IAAAE) European Symposium 2023 on Saturday 10th June 2023 from the Masroor Hall, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta`awwuz, and Bismillah, Hazrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, Worldwide Head of the Ahmadiyya Muslim Community (aba) said:

'Assalamo Alaikum Wa Rahmatullah [may the peace and mercy of Allah be upon you]. With the grace of Allah, today, the members of the IAAAE have gathered together for their annual symposium to review the various projects and activities they have conducted over the past year and to plan for the future. Furthermore, hopefully, this event will have enabled all of you to reflect upon the blessing of Allah the Almighty and to offer gratitude to Him for granting you the opportunity and ability to serve humanity.

Certainly, alongside providing technical and professional expertise to the Jama'at [Ahmadiyya Muslim Community], the core objective underpinning the establishment of the IAAAE was to serve the needs of the most vulnerable and weakest members of society. In order to fulfil this central objective, I initially directed you to focus on providing access to clean water to people living in extremely deprived and underprivileged parts of the world.

Alhamdulillah [all praise is due to Allah], the IAAAE has worked diligently to fulfil this directive by installing water wells and pumps in many remote villages and underdeveloped regions across Africa under the banner of its Water for Lifescheme. Similarly, the IAAAE has built homes and shelters for people living in impoverished areas through its model village scheme and other community projects.

Moreover, the members of the IAAAE have worked tirelessly to fulfil various needs of the Jama'at by offering their time, expertise and skills on many projects in different countries. Nonetheless, it is particularly in the field of serving humanity that the efforts of the IAAAE have grown exponentially.

With the grace of Allah, the scale of your ambitions and projects continues to increase. For example, the IAAAE has undertaken to build and administer a technical training institute in Nigeria in order to train young people in various skills so that they can stand on their own feet and contribute positively to society. In this regard, I hope and pray that Allah the Almighty enables you to complete this project soon and that it fulfils its underlying objective of playing a major role in the progress and development of the nation and the African continent at large.

Furthermore, in light of the world's fragile geopolitical state, last year, I instructed the IAAAE to prepare for all possible eventualities and emergencies. Indeed, I said that the IAAAE should consider how it could play its role in rebuilding society if, God forbid, a large-scale world war was to occur.

According to my instructions, the IAAAE has formulated a plan detailing how shelter and accommodation could be rapidly con-

بلڈ ڈونیشن کیمپ مجلس خدام الاحمدیہ چینئی تامل ناڈو

پکنک مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آسنور کشمیر

خدام نے قادیان کے سکھ و ہندو احباب کے ساتھ ملکر شجر کاری کی

جلسہ یوم خلافت قادیان دارالامان

گورداسپور پنجاب میں منعقدہ ایک Blood Donation کیمپ میں قادیان کے خدام نے عطیہ خون کی خدمات پیش کیں

قادیان کے خدام عیدالاضحی کی تیاری اور حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہوئے

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-46/2021-23
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghaury
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 08 July 2024 CE Issue 07

Published on 10th August 2024

محرمات نکاح

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ ... اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو تم اُن کے ساتھ نکاح مت کرو اور جو ہو چکا اس پر کچھ مواخذہ نہیں (یعنی جاہلیت کے زمانہ کی خطا معاف کی گئی) اور پھر فرماتا ہے کہ باپ کی منکوحہ عورت کو کرنا یہ بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا تم پر یہ سب رشتے حرام کئے گئے ہیں جیسے تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور دائیاں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری گودوں میں پرورش پائیں اور تمہارے گھروں میں رہیں مگر عورتوں سے وہ عورتیں مراد ہیں جو تم سے ہم بستر ہو چکی ہوں اور اگر تم نے اُن عورتوں سے صحبت داری نہ کی ہو تو اس صورت میں تمہیں نکاح کرنے میں مضائقہ نہیں اور ایسا ہی تمہارے بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں مگر وہ بیٹے جو تمہارے صلبی بیٹے ہیں متبنّٰی نہیں ہیں اور یہ حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح کرو اور دونوں تمہارے نکاح میں ہوں مگر جو پہلے اس سے گذر گیا۔ اُس پر کچھ مواخذہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(چشمہ ٔمعرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۹۔۲۵۰)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik